

آدب کی ان سرسبز تہذیبوں کی کشیدہ جو تھکے تھکے
پہ پہل لہجوں کے لیے اکسیر کا درجہ رکھتی ہیں۔
حکمرانوں کے مسیحہ اور سنی آدب کے شہنشاہ
اپنی صفی کے سرکاری قلم سے عمران کا دلچسپ کارنامہ



ڈاکٹر

داؤد کا شمار ملک کے بڑے
طور پر وہ حکومت کے دست نگر نہیں تھے۔ انہوں نے اپنا
ذاتی سرمایہ ملک میں سائنس کی ترقی و ترقی پر صرف کر دیا تھا اور
ان کی خدمات ہی کی بنا پر حکومت کو ان کی موت خصوصی توہن کی
پیشگی تھی اور یہ سب دعوے ملک کے سائنس مشین تھے۔ ان کی
قمرانی میں قومی ترقیت کی اہمادات پر کام ہوتا تھا۔ یہ شمار آکات
میں ان کی تھام سے کر سکتے تھے لیکن یہ نئی مشابہت کن کر رہی جو
وران کی رسالت سے ان ملک پہنچا تھا ان کے لیے ہی ایسا ہی
تھا جیسے کسی سائنس فیلڈ کے واسطے کے سوال تھے کی پیداوار ہو
"مجھے سائنس کی سہ" ڈاکٹر داؤد نے قمران کو گھر تھے
نوٹس پر تھا۔

ایک روز گھر سے لیے بنا ہے۔
"زیر وینڈر والے اسے ایلاؤ گھر ہی کہتے ہیں۔"
"آؤ۔ لیکن تم نے کسی پر تو اب تک اپنی ہی ذات
تک نہیں کر دو رکھا؟"
ڈاکٹر صاحب ہیں نے اسی ایک سے اسٹال میں کیا
تھیں پائے خاکرم اسٹال کی ڈی آت کر رہا
میریج کے معاملے کو دیتے۔
"اگر میرے کبھی ہمارے خلافت اسٹال کی ہوتا تو ضرور
ہیں کرتا۔ یقین کیجئے اگر آپ نے اس کا تجربہ کرنے کی کوشش کی
تو یہ نتائج ہو جائے گا۔"
"یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو؟"

"زیر وینڈر کی ایک بڑی شخصیت کی یاد تازہ کر رہی ہے
کہ اگر اس کا تجربہ کرنے کی کوشش کی تو نہ صرف خود مبالغہ ہو
جائے گا بلکہ اس پاس بھی بڑی تباہی پھیل جائے گا۔"
ڈاکٹر داؤد کے چہرے سے صاف ظاہر ہوا تھا کہ
انہیں اس بیان پر یقین نہیں آیا۔ قمران مسکرا کر اپنے غصے کو
میں بولا۔ آپ سوچ رہے ہیں کہ زیر وینڈر والے نے ایسی
کوئی چیز میرے قبضے میں رہنے یا کیوں دی؟
"قدرت ہوت ہے۔"
"وہ ابھی طرہ کہتے ہیں کہ میرے قبضے پر سے تو خود
ضائع ہو جائیں گے۔"
"سپر والیہ یہ قہری قہری میں نہیں دیا جائے گا۔"

میں اپنے گھر پر تیار ہوا وہ انتظار کرتا ہوں ڈاکٹر صاحب
اور قاضی بن سے رہا اور کا کام لینے کا عادی ہوں لیکن موجودہ
میرے دوران پر میری ہی قہریل ج رہے گا۔ اسے صرف
دعوت است بھیجے

تم نے مجھے انہیں میں ڈال دیا ہے۔
"انہیں کی ضرورت نہیں۔ میں اول درجے کا پتہ تو
نہوں۔ زندگی کا کچھ لائق سرتب ہی گھر لے ہی سے کام لینے
کی کوشش کرتا ہوں۔ اگر افسانہ ہوتا تو اب تک ایسے کئی سین ال
تیار کر چکا ہوتا۔ وہ تو مجھے پسند ہیں سے۔"
ڈاکٹر داؤد کے بیٹوں پر شخصیت ہی مسکراہٹ مودار
بولی میں کا تھا۔ انہوں نے قمران کی طرح دیا پھر لوٹے۔
تباہی میرے پیش نظر اس حربے کا سائنس دان کا اکتاہٹا پائے
آپ نے وہ عقیدہ بھی تھا۔ کیا نام تھا؟
"میں علم نہیں دیکھتا۔ ڈاکٹر داؤد نے فیصلے لیجھیں کہا۔
"مجھے کا مطلب یہ تھا کہ اگر میں بائز بیت کیس میں آجائے
تو مجھے آسانی دے گی۔ کمرشل سسٹم سیت؟
"کوشش کی جاتے گی۔"

اس کے بعد ڈاکٹر داؤد نے قمران کو شخصیت کر دیا۔ شہر
پہنچ کر اس نے ایک جگہ سے زیادہ کو ٹون کیا۔
"تم مجھے کیوں نہ پوچھ کر رہے ہو؟" ڈاکٹر داؤد سے
قیاس کی آواز آئی۔
"اس لیے کہ میں تباہی دہ سے لڑی دن سے آؤ نہیں
دیکھ سکا۔ جسے دایا بیت دیکھ آپ میں بولے۔
"حالات بہت غلاب ہو گئے ہیں۔ میرے لیے
پاس چلے آؤ۔"

"پھر کوئی تو نہیں کر دے؟"
"مذاق ختم کر۔ فوراً پیچھے واپس کے لیے میں جاؤں گی۔
قمران نے ریڈیو میں دیکھ آپ اتار کر بیٹ میں رکھا
اور قاضی کے آفس کی طرف روانہ ہو گیا۔ ایک آپ کا کمرنگ
ایسی لپکھا تھا کہ اس کی طرف سے ہی خود بخود ہر قسم کی طاقت
سے زیادہ قوت میں تھی کیوں اب تو وہ خود ہی چھپا چھپا رہا تھا۔
قیاس سے طاقت ہوئی۔ اسی سے ڈاکٹر اس نے
قمران کا استقبال کیا تھا۔ پھر سے پڑھائی چھائی تھی۔
"مکرمہ کرو۔" قمران مسکرا کر بولا۔ "دو چار دن میں تمہارے
مترے ٹھیک ہو جائیں گے۔"

ہم کہاں ہیں؟ دھند سیماں حرزت کو گھونٹا ہو کر بڑا ہوا
 شام میں ہی۔۔۔ حرزت نے جلد پورا کیے بغیر سختی
 سے ہنست بھینچے لیے۔
 "ابے ست کجواں کہ مرگئے ہوئے تو سیدھے جہنم میں
 جاتے کہ ان ممبروں پر آرام قرار ہے ہر جہنم میں ان کو رکھ دیا۔
 پھر یہاں کیسے پہنچے؟ تو وہ وہاں نہ تھے۔
 "ہوگا کچھ سیماں نرم نرم تھے کہ وہ جتنا بڑا ہوا۔
 تو ایسا جان چرتا ہے کہ اب کی لکائی لے گی تو ہی دیکھ دیا یہ حالت
 پتا نہیں کس رخس سے پالا پڑا ہے؟
 حرزت کچھ بولا۔ اس کے پیچھے سے پگھری تشریف کے آثار
 تھے۔ وہ سوچی رہا تھا کہ اگر وہ کسی سازش کا شکار ہوئے تو پھر
 عمران کی جہت ہی ہوگا مگر وہ انہیں ہی پتا نہ تھا کہ یہاں سے کہاں گیا
 ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگ عمران سے سختی سلوات فرما رہے ہوں یا جتنے جتن
 "تو کچھ سالا۔۔۔ ہمارا باپ سترو دھند وہاں تھا کہ بولا۔
 "باس کے بار سے میں باس کا باپ بھی کچھ نہیں جانتا۔
 "یوں کیا باتوں کا؟
 "مگر جانتا رہا اچھی کڑھ ہے۔
 "بالکل نہیں۔
 "ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ حرزت نے سر ہل کر کہا
 اور پھر خاموشی اختیار کر لی۔
 سیماں آواز دانی لے کر چھپت لیا اور اس رنگ داد کوڑے
 پڑھوں کی طرح اچھلے لگا۔
 "اس میں خوشی کا کیا بات ہے؟ حرزت غرا یا۔
 "ہمارا باپ زندہ ہے پتا نہیں کب اس کے پتے پڑیں
 لہذا ہیں اسی جہت میں ہر کے میں کرنا چاہیے؟
 "چپ سالا۔ گھڑا۔
 "اس میں فدا کی کیا بات ہے کالیے۔ خدا اسے سلامت
 رکھے اور ہم اس طرح پیش کرتے رہیں۔
 حرزت کچھ کہنے ہی والا تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک سچ آدمی
 اس کے پاس داخل ہوا۔ حرزت نے اس کے ہاتھ میں آتش چار پانچ
 دھم اور دیکھ کر جلدی جلدی چلیں چھپکا تھیں۔
 "اٹھو اور میرے ساتھ چلو۔ آئے والا غرا یا۔
 "مگر کیوں جہان صاحب؟ یہ کیا ہے؟ سیماں بول کھلا
 کہ بولا۔ ہم تو سب اپنا لگے کہ وہ خانے میں داخل ہوئے تھے۔

میں کچھ نہیں جانتا کہ کیا ہمارا ہے کہ وہ نہ کوئی لادکی
 جا۔ نہ گ۔
 ٹھیک ہی وقت دو سرائی کے رے میں داخل ہوا اور پہلے
 آدمی پر ہنس پڑا۔
 "تیار رہا دماغ تو نہیں مل گیا۔ بیڑوں پر یہ لہو تانے کوڑے
 ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ عمران صاحب کے حرم میں ہیں؟
 "اور۔۔۔ پہلے آدمی کا ہاتھ ٹھیک گیا اور وہ دیکھ کر ہولنا
 میں دھت نہ ہوا۔ بتانے بغیر کیسے معلوم ہو؟ اس کو کچھ تھا کہ۔۔۔
 "غیر۔ غیر۔ تم باہر جاؤ۔
 وہ خود وہاں چلا اور دوسرے آدمی نے شمس کو ان کے
 کہا۔ "تمہیں اس نے اس طرح کہا ہے؟
 سیماں نے جھٹ کی طرف دیکھا۔
 "ہو سکتا ہے۔۔۔ ہو سکتا ہے۔۔۔ حرزت سر ہل کر بولا۔
 "اس کو کچھ لینا بہت مشکل ہے۔
 "نہیں اس لیے آتا تھا کہ تم دونوں کو وہ پہر کے کھانے پر
 سے جھاڑا۔
 "تو وہ ضرور۔۔۔ سیماں اٹھتا ہوا بولا۔
 "باس کہاں ہیں؟ حرزت نے سوال کیا۔
 "یہ بتانا مشکل ہے لیکن شام تک تم دونوں کے لیے تھوڑی
 مایات ضرور وصول ہوں گی۔
 "میرے وہ خانے سے یہاں تک کیسے پہنچتے تھے؟ ہمیں
 نہ پتہ تھا۔
 "سیماں شاید ہی کوئی جانتا ہو۔ ہر حال میں ہم نے تمہیں
 دیکھ کر کہا ہے تو تم دونوں جے ہوش تھے اور اس کی تیل فیل کال پست
 ہوا تھا مگر اس طرح اس حال میں پہنچ گئے۔
 "غیر۔ غیر۔ چلیے صاحب۔ سیماں نے غصہ مانی مانی
 کو کہا۔ "اور یہ کیسے میری زندگی میں ایسے مرنے بہت کم آتے ہی
 میں اپنے ہاتھ کا کچھ یاد رکھا۔ پتا ہو۔
 "کیوں کیوں کرنا؟ حرزت نے کھس کھس کر بولا۔
 "میرے وہ آدمی۔۔۔ انہیں ڈانٹ کر ہمیں لایا تھا۔ میں نے کہا
 کہ کھانے چھینے نظر آئے۔
 "مگر۔۔۔ میں سے لیے۔ سیماں کے پیچھے میں جیت جی
 چھو جاؤ۔ بہت غرا یا۔ اس کا تم کو بڑا زیادہ بات
 نہیں کرنا تھا۔
 "باس اس طرح کھانے کا قرضہ ورنہ قراؤں کا سیماں

لہا اور چھ کر تائیں اپنے آگے سرکا نہ لگا۔
 *
 سولہ اپنا لگ تک تو سیماں اور حرزت کا چراغ مل کھاتا
 لیکن مڑو خانے میں ان دونوں پر کڑی نظر تھی اس کا جواب کوئی
 دوسرے کا بڑو خانے میں ان کا دروازہ تک پتا نہیں تھا۔
 اس بھاگ دوڑ میں قاتل کرنے والی دوسری گاڑی ضرور لگا آئی تھی
 وہ نہ ان کے ماتحت کی گاڑی کے پیچھے تھی۔ کچھ دور چل کر گھڑی گھار
 کے کٹ پاتھ سے گاڑی نکادی۔ کیپٹن من من کے ماتحت کی گاڑی پیچھے
 لگی اور کچھ سفید رنگ کے جتنی جتنی تھیں تھوڑی ہی دور جا کر
 جلی گئی عمران نے ڈانٹ کر نہ دے والے کو ہی اس بار بھی مل دیکھا
 یہ کوئی سفید عام غیر مل تھا۔ عمران اپنی گاڑی سے ڈانٹ کر لڑی گاڑی
 داخل ہوا۔ سیماں کی میز پر فیل تھیں۔ عمران ایک جگہ پر گیا۔
 دروازے کی طرف تھا۔ سب سے پہلے قاتل کا ماتحت لایا گیا
 ہوا تھا۔ اس کے پیچھے وہ سفید عام غیر مل تھا۔ قاتل کی دایہ قیاس کے
 ماتحت نے خود دروازے کے قریب ہی والی میز بٹھال لی لیکن
 غیر مل عمران کی طرف جھٹ پلا یا اور اس کے عقب سے گزرتے
 ہوئے اس طرح وہ گھڑیا کر سنبھلنے کے لیے عمران کا سہارا لینا پڑا۔
 "کچھ نہیں ہے جناب۔ وہ بھلا نے کے بولا۔ میرے
 کھنکھ میں شمع رو رہے۔
 "کوئی بات نہیں۔ عمران نے غرض افلاقی کا مظاہرہ کیا۔
 "میرے ہاتھ کوئی خدمت؟
 "بہت بہت شکریہ۔ وہ کراہت بڑا آگے بڑھ گیا۔
 عمران ہوتے ہوئے پتا سر کھی رہا تھا۔ قریب ہی کی ایک
 میز پر پہنچ کر فیل نے اس طرح کڑی کھسکانی جیسے اب کڑے
 رہنے کی تاب نہ نہ۔ دونوں ہاتھ کھنکھوں پر تھے اور میرے شاہی کیفین
 کی کثرت سے آگیا تھا۔ اس نے سر کے ہاتھ سے سے دیکھ کر
 لگا یا اور اس سے کچھ کہنے لگا لیکن دیکھ کے انداز سے ایسا لگتا تھا
 جیسے بات چیت نہ ہو رہی ہو۔
 عمران آٹھ گھنٹہ ان کے قریب پہنچا۔ غیر مل کی دھڑ سے کہہ رہا
 تھا۔ "کچھ سہارا دے کر میری گاڑی تک پہنچاؤ۔ میری حالت
 بگڑ رہی ہے۔
 عمران نے دیکھ کر بتایا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔
 پھر جب وہ آگے سہارا دے کر باہر لے جا رہا تھا عمران
 نے قاتل کے ماتحت کو اٹھ ماری اندر وہ گھڑیا کر دوسری طرف
 دیکھنے لگا۔

عمران تیزی سے اس کے قریب پہنچا اور ٹھیک کر آہستہ
 سے بولا۔ "شما نے سے کام نہیں چلے گا۔ اس سفید عام غیر مل کا
 قاتل کو اور اس کے بارے میں معلومات فراہم کر کے کیپٹن فیاض
 کو اطلاع دو۔
 "کچھ۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔؟ اس کے تیرے بول گئے۔
 "میں کہاں کا ایسا ہی چھو بھول کو تم میرا قاتل کرتے
 پھر۔ عمران نے کہا۔
 "میں نہیں جانتا آپ کون ہیں؟ اس نے غصیلے پیچھے
 میں کہا۔
 "اتھا قاتل میرے پیچھے نہ آنا۔ کیونکہ میری ڈرا ہاتھ
 دوم تک جا رہا ہوں۔
 "باتھ دوم میں پہنچ کر اس نے ہنا کوٹ اتار رکھا اور پھر
 اس کا جائزہ لینا رہا تھا۔ دایہ پر کوٹ اس کے ہاتھوں میں تھا
 آٹھ گھنٹہ کے ماتحت کا کپڑا تھا عمران نے شہر اور کونینیت سی
 تجیش دی اور پھر اپنی دایہ پر جا بیٹھا۔ کاتی پیچھے میں تیرے ہاتھ
 طرف ہوتے تھے اور پھر وہ بائیں ہاتھ کوٹ گاڑی کی کھلی سیٹ
 پر دھائے ہوئے اس نے گرد و پیش کا جائزہ لیا۔ قیاس کے
 ماتحت کی گاڑی اب وہاں نہیں تھی اس نے اپنی گاڑی اشارت
 کر کے پڑھنے کے لیے یہی دور لگائی۔ اس طرح ایک بار پھر
 انداز کر سکا کہ قاتل ہر حال جاری ہے۔ ٹھیک لگ کی ایک
 اسپرٹ لگا پیچھے تھی۔ ٹھیک دفع کرتے کے لیے اس نے اپنی گاڑی
 کو حرکت کھول دی تیز دیا۔ اسپرٹ کار پر تیز چھڑا کر دی۔
 شام کے پانچ بجے تھے۔ اس نے ایک چمک شمس فون پر وہ کے
 قریب گاڑی روکی اور ایک زبرد سے رابطہ قائم کر کے رپورٹ
 طلب کی۔ رپورٹ اسیر انڈیا میں تھی کہ اس وقت سیماں اور حرزت
 کا چراغ میں مل کھاتا۔ ٹھیک پتہ پتہ مقرر تھا۔ عمران نے اسے
 کچھ مزید حیات دے کر سلسلہ منقطع کر دیا۔ باہر اسپرٹ کار دوسری
 طرف کے کٹ پاتھ سے گلی گزری تھی۔ عمران اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا۔
 سوچ رہا تھا کہ کوئی اہل فیاض ہی کی کوئی میں پتا دینی چاہیے اور پھر
 اب وہ جو کچھ کرنا چاہتا تھا اس کے لیے یہی ضروری تھا کہ وہ فیاض
 کے قریب رہتا۔ انہیں اشارت کر کے اس نے تیز رفتاری سے
 گاڑی آگے جرحال۔ عقب نما آگے میں اسپرٹ کار صاف نظر آ
 رہی تھی۔ اس نے کیپٹن فیاض کی کوٹ تک قاتل جاری رکھ دیا
 سوچ رہا تھا۔ عمران کو دیکھ کر اس نے جراسا کڑی بنا یا یہ تھا کہ وہ ایک
 کہ بولا۔ "رات کا کھانا جہاں سے ہی ساتھ کھاؤں گا؟"

فیاض کچھ نہ بولا۔ دھندلے عمان نے جو تک کر کہا: "ٹھیک رہی
 اچھا آیا۔ کوٹ کاؤسی میں رہ گیا تھا۔" اسے بائیں ہاتھ کی کلائی پر
 اٹھائے ہوئے فیاض کے ذرا نیچے روم میں دایں آگیا۔
 "میرے خوراکہ جوتی کو میں نے دھندلے سے نکال دیا ہے۔"
 اس نے فیاض کو راستہ مجھے میں اطلاع دی۔
 "کیا مطلب؟" فیاض نے تک کر اسے گھر لے گا۔
 "وہ ایک سفید لہریلی کا نقاب کر بات۔" عمان نے
 بولا۔ "بہت تمہیں اس سے کچھ نہیں۔ اس کے غلطی ہو۔"
 "کیا تم نے اس کے لشکر کو جی؟" فیاض نے مضطرب
 میں پوچھا۔
 "تم مت کو راستہ کو میرا نہ کرنا۔" اندوہ لڑکی کو یہ ہے کہ
 نکالنا تو جی سے مجھے تاکہ کہہ دیا کوئی اس سے چیز جی۔
 بعض اوقات اس سے بڑھ جاتے ہو۔ فیاض نے لڑکی کے
 ہتھ بے ہودہ مار بولا۔
 "فیتے میں اسے ضرورت لگتے ہو۔"
 فیاض پھر کچھ کہنے دلا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے اتر
 کر سیدہ اٹھایا اور چہرے پر غصہ لک کے آگیا۔ اس کے ہونہ
 دوسری طرف سے ہونے والے کی بات سنتا۔ "بہر حال
 "اچھے ما سے گئے ہو۔" فیاض نے اولیٰ کا نقاب کر لیا ہینہ
 تھا۔ "شت آپ؟"
 "سیدہ کو ٹیبل پر چٹھا ہوا عمان کی لوت پر۔
 "خیریت؟" عمان نے جواہری کا منہ پر کرتے ہوئے پوچھا۔
 "تجربہ ہی تو غل انداز کی کے بدوہ کو کر پتھر اٹھا؟"
 "جس سے گزرتی ہی کیا آج کل تھا اسے پاس؟"
 "وہ سفید نام غیر ملکی کران تھا؟"
 "جیس نہیں جانتا۔ اگر اس وقت میرا کوئی آدمی موجود ہوتا تو
 میں ایک دھڑکتی کی لوت تو جی دیتا۔"
 "تھا؟ آدمی؟"
 "جب میں سر سلطان کے لیے کوئی کام کر رہا تھا تو مجھے
 کہہ دیا کہ جی جیتے ہیں۔" دیکھ کر فیاض نے سر کو سیلان اور جوت
 کہاں غائب ہو گئے؟"
 "میں کیا ہوں؟" فیاض اسے ٹھوکتا بولا۔
 "عمان نے اسے ان کی کہانی سنائی۔
 "میں کچھ نہیں جانتا۔ یہ تم کہتے ہو؟"
 "نہیں۔" اس کی کوئی بات نہیں۔ عمان ہاتھ اٹھا بولا۔

[illegible][illegible]

"کیا مطلب؟"
 وہ اب سر سے پیچھے پڑ گیا ہے۔ میں دھبی میرا کوٹ
 لہا ہوا اور میرے کوٹ کی وجہ سے تمباہا صورت بھی تباہ ہوا۔ عمران
 نے کوٹ پہننے بھرتے کہا۔ "اب دیکھو کشت پر میں بگڑ چکی کاٹ
 موجود ہے، وہ دل کی سیدھ میں نہیں ہے۔"
 قیام نے قیام کو لکھا اور پھر سیدھا کھڑا ہو کر بڑبڑایا۔
 "وہاں کی تباہ۔"
 کچھ دیر خاموش رہی پھر قیام نے بھڑائی بھڑائی آواز میں
 پوچھا۔ "تمہارے کوٹ میں کیا تھا؟"
 شاید سیدھ۔
 "اور تمہیں اس کا علم تھا؟"
 "یقیناً تھا۔ لیکن یہ میں معلوم تھا کہ وہ مردود ہیں سے
 کھانا بھی دیکھتے دے گا۔ سوچا تھا کہ میں نے کسے لپکڑا ہوا کوٹ
 چھین گئے لیکن اب کیا فائدہ؟"
 "کیسے باہر سے شہید دکھاتے۔۔ کیوں؟" قیام نے کھینچ نکال
 کر فرمایا۔
 "بھلا! اور پھر تم تعجب کرتے اس واقعہ کا۔۔"
 "سیدھ تو کشت کیسے پہچانتا؟"
 عمران نے صفحہ رقم اسمبلی کے دواغہ کر اپنے اوپر کرنے کا
 واقعہ سناتے ہوئے کہا۔ "اسی طرح میں نے جہاں میں کشتار آدمی
 اس کا تعجب کرتے۔ نہیں مانا تو میں نے اس سے کہا اچھی بات
 ہے۔ آپ میں اس کی بار بار کہیں جہاں تم کی نظر نہیں لگا سکتے۔"
 "کیا مطلب؟"
 "تاکہ نرم اور دواغہ میں سے کوٹ لے کر دیکھو کیا ہوا
 اس بگڑا شکست کا شک شب کا تھا سا مگر اچھا کھانا تھا اور کھو
 شکست اس کی فتح بھی پیوست ہوا ہے۔"
 "شب کہاں ہے؟"
 "قیام صاحب، اگر وہ شائع نہ ہوا تو آپ کے
 معوض کی کشت کا کہے اندر ہی ملے گا، مگر میں میرا خیال ہے
 دشمن کی شرب کے ساتھ ہی وہی شائع ہو گیا ہوگا۔"
 وہ بڑی دیر تک اس موضوع پر لکھتے کرتے رہے تھے۔
 چر شب برقی کا ستر چشما تھا قیام اس پر تیار نہیں تھا کہ عمران
 کو اپنے کمر سے دے لیکن وہ عمران کی کھیرا چانی بات نہ منوا
 سکتا۔ "توڑ سے ہی کر رہا لیکن چر شاد دو نیچے تھے کہ وہ بارہ
 دکھا دیا گیا۔ قیام کا غمناک اور صبر و تحمل کے سامنے تھا۔"

ایک لمحے کو وہ نہ معلوم میری طرف نہیں جاسکتا۔
 "اے خدا! یہ نام ہے عظیم سے عبادت۔" انکوس الی
 آنکھوں میں دیکھتے تھے۔ ایا۔
 "کیا اس نام کا تعلق ہے؟" انکوس الی
 ایک سیدہ راجا تھا، جو انکوس الی
 اس پر انکوس نے اتنی سختی سے کہ وہ جیسے تھے کہ انکوس
 کے غلطیات، ابرائے تھے۔ اس نے قرآن مجید میں کہا۔
 "خیر! میں تانتا کرکھا نہیں۔ میرے ساتھ سادان تھا
 انکوس نے اس کے لیے بڑی مامی سے کہا تھا۔ اب
 انکوس کی طرف دیکھی نہیں رہا تھا۔ کمانہ خمر کے لئے کافی
 کا قبضہ لیرنگ کیا اور پانچ لکھ لکھ لئے۔
 "کیا اب گفتگو ہو سکے گی؟" انکوس نے اسے غور سے
 پوچھتے ہوئے تھا۔
 "گفتگو ختم ہو چکی۔"
 "کیا مطلب ہے؟"
 "مجھے وہ معلوم ہونی چاہیے۔"
 "اچھا تو ضرور تم نے اپنے امتیازات سے جواور کیا ہے؟
 جس میں ہارت ملتی تھی کہ عبادت عظیم کے سربراہ اصل کا چالاک دیکھیں
 تم نے عقلی سطح کے لوگوں کو قتل کرنا شروع کر دیا۔
 "ان میں دہشت پھیلائے بغیر اس مقصد کا حصول ناممکن تھا۔
 "اچھی بات ہے۔ کافی دہشت پھیلا چکے ہو۔ اب بتاؤ
 سربراہ کون ہے؟"
 "ایک شخص کی دست اندازیوں کی بنا پر میں کامیاب
 ہو سکا۔ جب تک اسے ختم نہیں کر دیتا یہاں سے ہوں گا بھی نہیں۔
 "تم شاید عمران کی بات کر رہے ہو؟" انکوس کے بہتر
 پر طنز پر ہی شکوہ ثابت ہو رہا تھا۔
 "ااں۔۔۔ ااں۔۔۔ انکوس نے کہا کہ اسے گھروں سے لگا۔
 "تم عمران کے بارے میں کیا جانتے ہو؟"
 "ایک گھنٹہ سا ایک سیر ہے لیکن میرے آخری عمل کی
 آپ نہ لگے گا۔ اس وقت میں اسے سارے خبر میں تلاش
 کر رہا ہوں۔ میں نے پولیس کو بار بار گزارش کیا کہ عمران میرے
 لئے کام کر رہا ہے۔
 "تم اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے۔ اسی لیے
 اٹھ اٹھ کر انکوس کے قریبی طور پر یہاں سے روانہ ہو جاؤ۔
 "میں اٹھ اٹھ کر انکوس کے قریبی تعلق نہیں ہے۔ تم جیسے ہوتے

"مگر بات ہے تو باقاعدہ طور پر مستعد اور اسکی
 حرم۔ مجھے وہاں کر دو۔
 "یہ ممکن ہے۔
 "اچھی بات ہے۔ انکوس سخت یوں ہوا۔
 "بیٹھو۔۔۔ بیٹھو۔۔۔ ہر ایک دوسرے کے دشمن
 تو نہیں تھے۔
 "جس شخص۔۔۔ میں نے پیغام تم تک پہنچا دیا۔ اب
 میں ایک سنتا۔
 "اچھی بات ہے لیکن جانے سے پہلے ایک چیز دیکھ لو۔
 "کیا ہے؟"
 "میرے ساتھ آؤ۔ انکوس میری سخت بولا۔ میں تم
 بندیت کرنا چاہتا ہوں کہ فی الحال یہاں میری موجودگی کو
 غور کرنا ہے۔
 "وہ سے ایک اجارہ میں لایا جہاں دو خوں جانب
 متوجہ کر رہے تھے۔ ایک کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے
 کہا۔ "تم خود دیکھ سکتے ہو۔"
 "وہ نیچے تھے آؤ اور انکوس نے جیسے ہی دروازے
 میں قدم رکھا، انکوس نے اس کی ہر ایک دروازہ تھپتھپ
 کی۔ وہ کمرے کے کمرے میں لایا اور انکوس کے کمرے کا دروازہ کھولا
 انکوس دروازہ کھول کر کہا تھا۔
 "ساتھ ہی اس نے ایک دروازہ کھولا۔
 "میں نہیں ساتھ کھلے چلوں گا۔ ٹھکر کرنا۔
 "انکوس اندر سے دروازے پر کھینچا۔ انکوس نے عظیم سے ہمتی
 کی سلاخیں ضرور تھپتھپانے لگیں۔ انکوس نے کہا تھا وہاں سے ہٹ گیا
 دوسرے کمرے میں آکر اس نے قریبی کے کمرے میں گئے اور
 اس سے قریب دروازے پر کھینچ کر کہا۔ "میں شاید تین گھنٹے میں
 تھے کہ کسی نے باہر سے گھنٹی بجائی۔ انکوس نے خود ہی دروازہ
 کھولا۔ آئے والا بھی اسی کی طرح سفید مقام تھا۔
 "کیا خبر ہے؟" انکوس نے مضطرب انداز میں پوچھا۔
 "پولیس عمران کی تلاش میں ہے۔ شہر سے نکالی کے تمام
 راستوں کی نگرانی کر رہی ہے۔
 "تم نے دیکھا کہ۔۔۔" انکوس انکوس عبادت سے ہٹ کر
 بولا۔ "مگر میں کام جیفر کے کی بجائے کسی مقامی آدمی سے
 لیتا تو عمران مجھے میں بڑی پانچ گھنٹہ گزار دیتا۔
 "سب کچھ میری توقعات کے مطابق ہوا ہے۔ جانے

"جو کہ میں نے ایسا نہیں کیا؟"
 "نہیں۔"
 "میرنا دیکھ کے فرار سے زیادہ پولیس کے لیے عمران
 ام ہو گیا ہے۔ موقع وار دہشت گردان کے ملازمین کا پورا آج
 اس کے لیے اس امر کی دلیل یہ گیا ہے کہ عمران معمولی عادی
 پر ہمارے لیے کام کر رہا ہے۔
 "لیکن جو عمران پر لا ملکی ملکیوں کر لیا تھا؟
 "میں جانتا ہوں کہ عمران مجھے میں جیلا بزرگوت آمارت
 گا اور اسے ریسور کا شراغ مل جائے گا۔ ظاہر ہے کہ اس کے بعد
 کرٹ بننے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ہر حال عمران نے کیا ہی
 سے کیچن فیض کے اس شخص کو اور تعزیت کی کہ وہ کچھ سے ملتا
 ہے اور وہ اسے اعلان کی کرینا اور تعزیت سے فرار ہو کر اور
 عمران کے دورانی ملازم ہی اس کے وہ ملازمین سے تھے تھے
 لیکن جو کہ لا ملکی مجھے کا ڈراما اس کے کمرے ہی لیے بیچ گیا
 کرینا دیکھ کر انکوس نے اس کی قریبی رہے۔
 "لیکن آخر وہ میں سے کس طرح فرار ہو کر؟
 "جہاں آسانی سے۔ لا ملکی طرف نے بنی دیکھ میں
 پر ہر وارڈ کے قیام و راس پہنچا دیا۔ ہر وارڈ ہر وارڈ
 طرف جانے پورے تھے۔ اسی اعتبار کے عالم میں وہ وہاں سے
 نکال لائی۔
 "اب کیا پروگرام ہے؟"
 "میں نے وہی لیے جس کو چاہے کہ آئندہ کے لیے کوئی
 پروگرام مرتب کیا جائے۔
 "اس سے پہلے میں مارک ایون کے عطف جانا چاہتا ہوں۔
 "ایسا کہ وہی تو ان کے کو بیچا۔"
 "اس کا ذمہ دار ہی عمران کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا ہے
 اعلان کے مطابق اس نے قریبی کے باڈی کارڈ کا روپ
 اعلان مارک ایون سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش
 کی تھی۔ لیکن یقین ہے کہ اس کے لیے کئی غلط استعمال کی گئی تھی اور
 تم جانتے ہو کہ کئی غلط استعمال عادی وقت سے زیادہ طریق ہو
 جانے تو معمولی ذہن پر مغلوب ہو کر رہ جاتا ہے۔
 "تب تو یہی ممکن ہے کہ اس نے مارک ایون کے علاوہ
 ایون کے متعلق معلومات حاصل کر لی ہوں۔
 "جس شخص کو مرندہ ہونا چاہیے۔ تم مارک کو جانتے ہو لیکن

"وقت واقعت نہیں تھا۔ بہتر کو تم ہی نہیں جانتے۔ یہی سے
 فی الحال اس شخص سے رابطہ کر دیا ہے جسے ہمارا جانتا تھا۔
 "میں تم کو ریت بڑا کرتا لیکن میں بددینا جانتا ہوں گا
 کہ ایک ہر جگہ رانی پر کیوں آمادہ رہتے؟"
 "بالکل قابل معاملہ ہے۔
 "ذاتی معاملہ؟ اس کے لیے میں جانتی تھی۔
 "ااں۔۔۔ رانیز کی طرف سے پولیس کی قریبی جاننے کے لیے
 میں نے لا ملکی عادی کا استعمال شروع کیا تھا۔
 "کیا وہ اتنی ہی ام ہے؟"
 "کہ اس سے مت کرو۔ جس میں اس سے کوئی سروکار نہ ہونا چاہیے۔
 "ذاتہ انکوس عظیم کو ذاتیات سے کیا سروکار؟"
 "انکوس نے سختی سے ہٹ بیٹھے اور اسے گھورتا رہا۔
 "ہلا۔ انکوس کو کچھ بھی رات قریبی یہاں پہنچا گئے تھے؟"
 "ااں۔۔۔ میں ہی لایا تھا۔
 "اس سے کیا باتیں ہو کر تھیں؟"
 "کچھ بھی نہیں۔"
 "ہوں۔ تو میں اس پر اعتراض ہے کہ میں نے ذاتی
 اعتراض کے لیے جگہ مر رہا تھا۔
 "جیفر میں کچھ کرنا چاہیے۔
 "میں عظیم سے ایک ہی کوئی چیز ہوں۔
 "جیفر لوگوں کی سی بات نہ کرو انکوس انکوس سے انکوس
 کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔
 "شہر آپ انکوس جہاں مارا ہوگا۔ مجھے جیفر سے کسی
 کو کوشش نہ کرو۔ رینا دیکھنا تو کیا۔ بہت بڑی عظیم ہے اس
 کے بیڑ میں زخمی ہو کر رہ سکتا۔
 "میں ایک بہت بڑے خطرے سے دوچار ہوں۔
 "بہت عظیم یہاں سے چلے جائیں گے۔ تم کو گرو۔
 "وہ چند لمحے سوچنا رہا پھر بولا۔ "خیر اس وقت میں
 کا مقصد۔"
 "جیفر سے عمران کو بیچنا تھا ہے۔ اتنا صلاحیت ہے
 کہ ایک آپ میں ہی اسے پہچان لے گا۔ تم اسے ساتھ لے کر
 عمران کی تلاش جاری رکھو۔ پولیس کو اس کے نیچے لگایا ہے
 لیکن پولیس کے ذہن غلط سے پہلے ہی اسے ختم کر دینا چاہتا ہوں
 اور شہر انکوس کے بدلے ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں جیفر میں کر
 رہا ہوں۔ اس کا عظیم کے مفاد سے کبھی تعلق ہے۔ میں بعد

تین دن سے ڈائننگ کے سٹیشن پر سوار ہو کر اسی طرح
ہو رہی تھی۔ عمران نے بھی اس کے غصوں کو دیکھا لیکن ان میں انکس
نہیں تھا اور وہ لوگ ابھی تک ڈائننگ روم سے باہر نہیں نکلے تھے۔
رینا ڈائننگ روم سے باہر گئی۔ تین مرد بھی کچھ ٹیبلٹ کے
باہر گئے دیکھتے تھے البتہ رینا کو کسی وقت کوئی کے قریب بھی
نہ دیکھی گئی۔ یہ بتوں پر دیر کی تھی۔ ایک سے عمران بھی واقف تھا
یہ تھا شہر کا مشہور اسٹور شاپ ڈائیننگ روم کا ایک قافیلہ کی طرف سے
ڈائننگ کے بنام پر شہر کے اشرف میں شمار کیا جاتا تھا اور یہاں
فرہیت کی خیرا فزوں کے لیے مہانوں کی فہرست میں چلا جاتا تھا
تھا عمران کسی وقت بھی انہیں دیکھ کر غیر حیرت حیرت میں سے
نکلتا تھا لیکن اس طرح بنیادی مقصد فوت ہو جاتا۔ وہ قافلی
انکس تک پہنچنے کا وسیلہ بناتا چاہتا تھا۔ بہر حال ان کی نگرانی
جاسکتی رہی۔ ڈورس کی طرف جڑت اور ایمان نے پیرس کو میں دن
دوب کچھ بتایا تھا جو ان پر غور کی تھی۔ جوں کی بکشت ہے اس عجیب
میں پائے جانے کے متعلق انہوں نے بتا یا کہ وہ عمران کے طلب
کرنے پر وہاں پہنچے تھے۔ خاص کر یہ کہ ان پر کون کان دھنا کہ
اس دوران انہوں نے ایک بار بھی عمران کی شکل نہیں دیکھی
تھی اور بعض انہیوں کے توسط سے اس کے پھانات ان تک
پہنچتے رہے تھے۔ بہر حال وہی جہاں جیسے حالات میں جہاں کرنا
ہے۔ عمران کی گرفتاری کے امکانات پانچا ایلو پر جاری کر دیے
گئے تھے اور اب وہ ایک ستر لکڑ سے کے ایک آپ میں شہر
کی سڑکوں پر چلتا پھرتا تھا۔

ڈائننگ روم سے بھی یہ بات چلی پڑی تھی کہ اب عمران کی
کیا پوزیشن ہے لیکن کچھ قیادت کی بنا پر وہ پانچے تھے واقف
پائیں اس کے حالات قلعہ میں جہاں جہاں جہاں کی عادی ہو چکی
ہے۔ البتہ اسے ان سے انکس کے اسٹور کے لیے کاؤنٹر سے مل کر
لے گئے ہیں کوئی گرفتاری نہ ہوئی۔ یہ اپنے کمرے میں سوسپٹ
بجرا انڈیا میں کس میں محدود تھا۔ طریق استعمال دین نہیں کر
پنے کے بعد وہ ان کی تجربہ گاہ سے کو حیرت ہو گئی۔ سیمان اور
جڑت کے متعلق اسے اطلاع مل چکی تھی کہ وہ جیل میں بھی پیش
کی ہے جس۔ اس لیے پھر ہی طبی سے انکس کی تلاش میں لڑاں
تھا۔ اسے نہیں تھا کہ ڈائننگ کے سٹیشن پر تین سوار ہو رہی

کے توسط سے انکس کا شراب مل سکے گا۔ اس لیے اب اس
نے بھی سنا سب کچھ کو زیادہ تر ڈائننگ روم ہی میں رہ کر نگرانی
کرنے والوں سے رابطہ رکھے۔ اس وقت وہ بریت کس باتوں
پے نگرانی پر توجہ دینا چاہتی تھی۔ داخل ہوا تھا۔ وہ پھر کے کھانے
کے وقت یہاں شاد و غم کوئی میز پر آتی تھی لیکن اس
وقت اسے بہر حال سچ ہوئی میں داخل ہونا ہی تھا کیونکہ وہ
سفید فام خیر لکھنے کا قہر کرنا تھا سبیل تک پہنچنا تھا ان
میں سے ایک تو وہی تھا جس نے تین دن پہلے اس کے کونٹ
میں اس کی حربہ کارسوز چپکا تھا اور دوسری شکل انہی تھی۔
بیس اتفاق تھا کہ ان دونوں کو کوئی غالی میز پر لگی اور نہ
عمران کو۔

انہوں نے سچ کس حربہ سے اور پھر سے باہر نکل کر
ساحل کی طرف چلی چڑھے عمران نے بھی ان کی تعہد کی۔ ساحل
پر پہنچنے کے بجائے شہر لوگ نکل رہے تھے۔ وہ دونوں
بھی ایک جگہ جا بیٹھے۔

عمران ان سے اتنا دور نہیں تھا کہ ان کی گفتگو نہ سُن
سکتا۔ البتہ اس کی پشت ان کی طرف تھی۔

اس وقت ان میں سے ایک کہہ رہا تھا۔ "کچھ پتا نہیں
کون کس کیوں آیا تھا؟ اور کہاں غائب ہو گیا؟"

"رینا ڈائننگ کہاں ہے؟" دوسرے نے پوچھا۔

"میں نہیں جانتا لیکن یہ درست ہے ہماری گرفتاری کا
باعث بنی ہوئی ہے۔"

دوسرے تو ساری ڈیٹا کی گرفتاری کا باعث ہے۔ چہا
ہوئے ہی اس نے مرد کو جہنم کا مستحق بنا دیا تھا۔

"تم میرا مطلب نہیں کیے؟" انکس نے یہ سارا بھنگا کر
حصص اس لیے پراپت تھا کہ پائیں کی توہین دینا ڈورس کی طرف
سے ہٹا سکے۔ وہ ڈائننگ روم میں اس لیے نہیں تھا کہ ڈائننگ روم
بات کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔

"تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انکس نے جیل کے امکانات
کی خلاف ورزی کی ہے؟"

"مستور میرا خیال ہے کہ کون کس اس کے لیے کوئی پتہ نہیں
لایا تھا اور آج کی گفتگو کے بعد سے نہیں اس کے علاوہ اور
کسی شخص پر نہیں پہنچ سکتا کہ انکس انکس سے باہر ہو گیا ہے۔
نہیں نہیں سمجھا۔ تم کی کہن چاہتے ہو؟"

"وہ کہہ رہا تھا کہ کس قافلہ میں جلا جوں۔ کچھ آخروں کی

کوئی پڑا نہیں؟"

"میں نے اپنے کے باوجود تم اس کے لیے کام کر رہے
ہو اور کچھ بھی نہیں سمجھتے پھر بتا دو۔"

"بیوقوفی ہے۔ وہ جہاں سے پڑا ہوا تھا ہے۔"

"آج کل کے دن اسے جہاں سے پڑا ہوا تھا۔ اور وہ ان
کی پڑائی کا منکر ہے تو میں اس کو قہر میں سے نکال رہا ہوں ہے۔
"بات سوچنے کی ہے۔"

کچھ دنوں بعد وہ دوسری بار۔ پھر کوئی پڑا۔ اب میں تصدیق
کیے بغیر اس کے لیے کوئی کام نہیں کر سکتا۔ میں عمران کی تلاش
میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔

"اس نے کیا تھا کہ تم دونوں کو تک آپ میں بھی پہچان
لو گے۔"

"ہاں۔ یہ میری پیشین گوئی ہے۔ میں دونوں کو ایک ہی جگہ سے
پہچان لیتا ہوں۔" وہ ایک آپ ہو لیکن کوئی بھی اپنے پٹنے
کے ذریعہ پتا نہیں چلا سکتا۔

عمران اس اتفاق پر دلی دل میں ہنس کر وہ ایک منظر کے
ایک آپ میں چلا۔ اتفاق کی کہن چاہتے تھے وہ اس کا ملامت تھا
کوئی نہ اور ہی اس کی تلاش میں سے ہر پٹنے کے انداز سے لوگوں
کو پہچان سکتا ہے۔ نگار سے بن میں پٹنے کے اصل انداز کے کھنکھن
کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

"لیکن تم انکس کے حساب سے کیسے پھو گے؟ اگر تم نے
اس کے امکانات کی قیاس کی؟"

"ہاں اس سے کہہ دینا کہ وہ آج کل کے دن کا پانچ نہیں ہے
تو میں اس کے کچھ نہیں سمجھتا۔ میرے منہ آتا تو مارا جاتا ہے۔
اور تم اس سے کتنی اسٹیڈی کے جڑوں سے بہرہ راست
امکانات حاصل کر۔" انہوں اس کی ہر تھی سے آگاہ کر دیا۔

"میں جی جی سوچی رہا ہوں۔" انکس شایہ باقی ہو گیا ہے
انہی کی اعلیٰ میں کیا کرنا چاہتے؟"

"کچھ جی نہیں۔ وہ خود ہی تمہیں اس کی طرف چلی رہا ہے۔
وہ کیا کرے گا؟"

"جو بات ہے۔ میں فی الحال جاگ اس سے کہہ رہا ہوں
اگر تم پھر کوئے ہو۔ عمران کی تلاش میں میرا ساتھ جس دے گئے
اور میں اور دن جڑوں سے پہنچا کر کے کی کوشش
کی ہے۔"

عمران نے یہ نہ کر دیکھا۔ آخری جہاں انہی کی زبان سے نکلا

تھا اور جس کا مطلب یہ تھا کہ وہاں سے وہ عمران کی رہیں انکس
انکس جہاں کی۔ عمران دوسرے آدمی کا تعاقب کرنے کا بخوبی
دربارہ دونوں آگے تھے شہر کی ماہر روانہ ہوئے تھے عمران
چپانے مائل کی ٹیبلٹ سے میں تھا اور سفید فام انہی تھی قیادت
میں۔ شہر پہنچ کر انہی نے اپنی گاڑی مائل ٹاؤن کی ایک بڑی
محلات کے سامنے روک لی تھی۔ کچھ لڑکا کچھ ایک بندھا۔ گاڑی سے
اگر اس نے یہاں تک کہ وہ حکارے کو کھولا اور پہلی ہی محلات
کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران نے عزم کے دوسرے کنارے پر
گاڑی روکی اور اسے محلات کی طرف بڑھنے دیکھتا رہا۔ دوسرے
منٹ میں انہیں گورنر سے ہٹے کر وہ پچھلے دیکھا دیا۔ وہ رتا ہوا چلا گیا
لی محلات آ رہا تھا۔ جہاں اس کے عالم میں اپنی گاڑی کا دروازہ
کھول دیا تھا اور عمران ٹکڑے بن کی اور گاڑی ترک کر کے تری
سے اس کے پاس پہنچی۔

"کیا بات ہے؟" اس نے پوچھا۔

"کیا وہ اندر موجود نہیں ہے؟"

"تم۔۔۔ تم۔۔۔ کون ہو؟" انہی ایک قدم کچھ بٹھا
بجرا چلا گیا۔

"آج کل سے قافلہ تو نہیں ہے؟" عمران کا جواب تھا۔

"اور۔۔۔ اور۔۔۔" وہ کون کس قریب ایک ہے اور وہ
غائب ہو گیا ہے؟"

"اور کون ہے اندر؟"

"کوئی جی نہیں۔ پھر ہی محلات غالی ہے؟"

"کون کس کو کیا تھا؟"

"اس کے جیسے پڑا ہو گیا ہے؟"

"جیلو۔ عمران اس کا ہاتھ کوئے کھات کی طرف لڑا کر دیا
ہو لہا۔ بائیں ہاتھ میں بریت کس اب بھی سوچ رہا تھا۔

وہ محلات کے اندر پہنچے اور انہی نے ایک کمرے کی
طرف اشارہ کیا۔ وہاں ایک کاش پڑی تھی جس کے سینے سے خون
بہہ بہہ کر فرش پر پھیل کر طرف پھیل گیا تھا۔

"یہ تو تمہیں چکا ہے؟" عمران نے انہی کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ لیکن۔۔۔" یہ بتا کر اسے کہ انکس اپنے
جز سے میں جلتے گا۔

عمران نے اسے یہ نظروں سے گھورا لیکن کچھ بولا نہیں
فوری طور پر نہیں پوچھنا چاہتا تھا کہ اس کا مزید کیا ہے؟
"تو یہ کون کس ہے؟" اس نے انہی سے سوال کیا۔

ان... پھلی رات میں نے ہی انگلیں کھسکے پیچھا تھا۔
 کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ انگلیں کہاں سے؟
 اجنبی چونک کر اُسے غور سے دیکھا۔
 اس طرح نہ دیکھو میں میرا گاسکرے آیا پہلی بھڑکی
 نہیں کرکس کو کوس کے بارے میں بھی کچھ جانتا ہوں۔
 "لیکن تم ہم میں سے تو نہیں معلوم ہوتے۔"
 "دفتری ہوں۔ آٹھ بڑے کچھ سے ذاتی طور پر واقف ہیں۔
 بس اب چپ چاپ یہاں سے نکل چلو۔ ورنہ مقامی پولیس۔"
 "چلو۔ سیرنام مارکوس ہے۔"
 "میرے کئی نام ہیں۔ عمران بولا۔ "لیکن تم مجھے یوگاس
 کہہ سکتے ہو۔"
 گاڑی کے قریب پہنچ کر مارکوس نے اس سے پوچھا۔
 "تم کہاں مقیم ہو؟"
 "جسٹاٹینٹلر کے اس نقشے کے مطابق میں ڈیوگاس سے
 میرا تعلق ہے لیکن میں تم سے تعلق انگلو کرنا چاہتا ہوں۔"
 "میری قیام گاہ پر چلو۔ مارکوس بولا۔
 آگے پیچھے دونوں گاڑیاں روانہ ہوئی تھیں۔ کچھ دیر بعد
 وہ شہر کی آبادی سے نکل کر قومی شاہراہ پر پہنچے۔ مارکوس ایک
 درمی فارم کا ٹھیکیدار ثابت ہوا۔ کھیتوں کے وسط میں چھوٹی سی
 عمارت کے قریب گاڑیاں ڈکی تھیں۔
 "تھرا سے ساتھ تھے لوگ ہیں یہاں؟" عمران نے مارکوس
 سے پوچھا۔
 "میں اور میری بیگم ڈری۔"
 "تم سب عورتوں کے قبیلہ میں مبتلا ہو؟" عمران نے ناخوشگوار
 لہجے میں کہا۔
 مارکوس نے اُسے گھور کر دیکھا لیکن کچھ بولا نہیں۔ وہ اندر
 آنے پر آمادہ میں ایک عورت دکھائی دی تھی۔ غالباً وہی اُس
 کی بیگم ڈری تھی۔ صحت مند اور قبول صورت تھی۔ جو چھپیں اور تھیں
 کے درمیان رہی ہوگی۔ وہ ان کے ساتھ کمرے میں نہیں آئی تھی۔
 "ان ایک باجی کرنا چاہتے ہو؟" مارکوس نے ایک کرسی
 پر بیٹھ کر تھکی تھکی سی آواز میں کہا۔
 "کیا آج کسی وقت انگلیں سے تباہی و تباہی رانے بڑا تھا؟
 وہاں تھے پھر۔"
 "ان... آج صبح؟"
 "کس مسئلے پر گفتگو کر رہی تھی؟"

مجھے ایسا محسوس ہوا تھا کہ وہ تجلی کے خلاف باغی۔
 خیالات رکھتا ہے۔ اس پر میں اُلجھ گیا تھا۔
 "بافانہ خیالات کی وضاحت کرو۔"
 "میں نے اس سے پوچھا تھا کہ اس نے خرافہ و استسا
 ہنگامہ کیوں پر پا لی جب کہ تسلیم حاکم ملی اور پھر اس ذرا شیخ سے
 مقصد براری پر یقین رکھتی ہے۔ اس نے کہا کہ وہ اس کا بانی
 معاملہ ہے۔ دینا ویز کی طاقت سے جو میں کی قوی بنائے رکھنے
 کے لیے اس نے اس کی مصلیٰ حرجے کا استعمال کیا تھا۔
 "لیکن میری معلومات کے مطابق وہ پہلے سے لاسکی
 حربہ کو ترک کرکے جندوں پر آزاد مار رہا ہے۔"
 "میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ جیڑے اس کا
 دست راست ہے۔ وہ علم برکاتین اب وہ تجلی کی حمایت
 میں اس سے بدلہ لے رہا ہے۔"
 "مجھ جب اس سے ملے تھے تو تم نے ہی کوٹ میں رکھا تھا۔
 "کیوں؟" مارکوس نے ساتھ چمک چمکا۔
 "میرا ہاتھ کا خوب درد۔"
 "ان لیکن کیوں؟"
 "واقعی طرح یاد کر کے بتاؤ کیا انگلیوں کے دوران اس نے
 تھرا سے جبر کے کسی ہتھیار کو استعمال کیا تھا؟"
 "جیسے۔ مگر آخر میں سب کیوں بچ کر رہے ہو؟"
 "جس غلطی کے ساتھ تم پہنچ ہوئی تھی وہ لیون ہے؟"
 "اگر۔ تو تم۔۔۔ ہلکا بھلا کر تھک رہے تھے۔ وہ
 جھپٹے تھا۔"
 "اس سے کہہ مارچ ملی بیٹھے تھے؟"
 "انگلیں نے کہا تھا کہ اس سے ملوں۔"
 "اس سے یقیناً تھرا ہی بے لگتی ہو سکتی ہے۔ وہ تھرا
 جو پر اٹھ مارا کرتے تھے۔ عمران نے اس کی آنکھوں میں
 دیکھتے ہوئے کہ وہ مارکوس کی جھلک کو اُتار دیا۔ "تم تو فری
 کیوں نہ جی کر رہے ہو؟"
 "جیڑے۔۔۔ انگلی کا ہڈی ہے۔ تھک کر وہ
 نہیں۔ انگلی نے تھیں اس کے پاس اس لیے میرا قہار و تھرا
 موت کا۔ ان کو روکے۔"
 "یعنی۔۔۔ کو۔۔۔ یعنی کو۔"
 "تھرا سے کوٹ پر ٹھیک۔ ان کے مقدم پر لاسکی حرجے
 کا ریمو موجود ہے۔"

"نہیں۔ مارکوس اس طرح اچھل پڑا جیسے دل ہی کے تمام
 پر گولی لگی ہو۔
 پھر اس نے اپنا کوٹ اتار دیا تھا۔ ٹھیک اسی وقت
 اس کی بیگم ڈری کمرے میں داخل ہوئی۔
 "ڈاکٹر کی کال تھی۔ پوچھا تھا۔ تم کو کب پر ہوا نہیں؟" اس نے
 قہر سے کہا۔
 "مگر کیا کہا؟"
 "م۔۔۔ میں نے کہہ دیا کہ کوئی اپنی ساتھ ہے؟ اس نے کہا
 اور فرش پر چڑھ کر ٹوٹ ٹوٹ کر گھومنے لگی۔
 "بھول۔۔۔ بھلا۔۔۔ جاؤ۔"
 "بیگم ڈری کی۔"
 "ڈاکٹر سے مراد انہی انگلی ہے۔"
 "ان۔۔۔ انگلی۔۔۔ لیکن وہ نہیں جانتی کہ اس کا نام انگلی ہے۔"
 "کیا تم میں میں کئی بار یہی بتائی کرتے کہ وہی نہیں ہو؟"
 "صحت کیس تبدیل کرنا نہیں۔ ایک ہی ٹوٹ گئی جن
 استعمال میں رہتا ہے۔"
 "گڑا۔" انھوں نے اس کوٹ کو سامنے منہ پر ڈال دیا۔
 "وہ کوٹ پہن لو۔"
 "قت۔۔۔ قہر۔۔۔ اٹھا کر ڈال دو۔ مارکوس ہلکا ہوا۔
 "تم نے کبھی اس کا ریمو دیکھا ہے؟"
 "نہیں۔۔۔"
 "میں دیکھتا ہوں۔ عمران نے کوٹ اٹھا کر اس کے قریب
 آتے ہوئے کہا۔ یہ دیکھو۔ یہ خشک خشک ٹیپ کا تھا۔ سا
 ٹھرا۔ اسی میں ریمو پر شہد ہوا اور غیر۔ میرا خیال ہے کہ کوئی
 اس کی ایک کال آئے گی۔
 اس نے کوٹ میں خشک ٹیپ پر ڈال دیا اور پھر بولا۔
 "بیگم ڈری سے کہو۔ اگر کوئی کال آئے تو پھر ان کے کہیں
 اطلاع دے۔"
 مارکوس چلا گیا۔ تھری ڈری دیر بعد وہیں آکر بولا۔ میں پیچھا
 مارا لیکن کبھی نہ مل سکی۔ انگلی ہی تھا۔ اس نے کہا کہ عمران نے
 اپنے کوٹ میں اس کی قیام گاہ پر چھپا رکھا تھا۔ مارکوس مارا گیا
 وہ تھری ڈری اور کچھ نہیں ہے۔ مجھ سے کہا ہے کہ میں تھرا کوٹ
 سے پہنچ جاؤں۔ اس نے کہا کہ اس کی سرخروہ قیام گاہ ٹھیک
 ٹھیک۔ اگر کوٹ اتار دیا جیڑے کے ہر گے تو کس ہوتے

وقت حادثاتی کوٹ پہنچو گے؟" عمران نے پوچھا۔
 "ان۔۔۔"
 "انجی رات ہے قریب لاسکی حرجے کے منظر ہو۔"
 "نہیں۔۔۔ جیس۔ مارکوس غور سے لہجے میں بولا۔
 "میرا خیال ہے کہ تھیرے ہی اسے آپریٹ کرتا ہے۔"
 "میں نہیں جانتا۔"
 "ابھی دیکھ لو گے۔ کیا۔ لیکن نہیں ہے کہ اپنی بیگم ڈری کو
 کچھ دیر کے لیے یہاں سے ہٹا دو۔"
 "ٹھیک۔ بیگم ڈری؟"
 "اگر وہ انگلی کو تھیں جانتی تو ان معاملات سے اُسے لاف
 رکھنا ہی بہتر ہوگا۔ ان انگلی کے قریب سے اس اجنبی کے بارے
 میں تو میں پوچھا جس کا ڈاکٹر تھری ڈری نے اس سے کوڑیا تھا۔"
 "پوچھا تھا۔ میں نے کہا کہ ایک مقامی زمیندار تھا۔
 بڑنس کے مسئلے میں آیا تھا۔ چلا گیا۔"
 "بھلا۔۔۔ آدمی معلوم ہوتے ہو۔"
 "مجھے بتاؤ۔ تم کیا کر رہے؟ اگر لاسکی حرجے پر استعمال کیا گیا۔"
 "بتاؤ۔۔۔ گ۔۔۔ پہلے تم اپنی بیگم ڈری کو کس جگہ رکھو؟"
 "وہ کمرے سے نکلا اور عمران نے جلدی گاڑی مارا۔
 ہونے کی آواز سنئی۔ مارکوس نے داپس میں دیر نہیں نکالی تھی
 لیکن اس کا چہرہ زرد تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے سارے
 جسم کا خون پھوڑا لیا گیا ہو۔
 "بیگم ڈری۔ عمران نے اس سے کہا۔ "ڈرو نہیں۔ اگر وہ
 آیا جی تو یہی تھا کہ اسے کوٹ کی طرف مارتے گا اور وہ آپریٹ
 کر دیاں پھینکے گا تو میں اسے تباہ کر دوں گا۔"
 "قت۔۔۔ تم۔۔۔ تباہ کر دو گے؟"
 "ان۔۔۔ آٹھ بڑوں کے حکم کے مطابق اور پھر انگلی کو کچھ
 کرے گاؤں گا۔"
 صورتِ روزانہ کے سامنے چڑھا تھا۔ مارکوس عمران کے
 قریب بیٹھا اپنے کوٹ کو خوف زدہ نظروں سے دیکھے جارہا تھا۔
 وقت اس کے غلطی سے کھٹی کھٹی سی آواز نکلی۔ دستِ قضا کرے
 میں داخل ہو کر سامنے پڑے ہوئے کوٹ میں پہنچا ہوا تھا۔
 عمران کا برہنہ کس نکلا اور اس سے ایک سیاہ رنگ کا ڈیڑ
 نکل کر دستِ قضا کے مقابل غصہ میں کھڑا ہو گیا۔ مارکوس کی کچھ
 میں نہ مارا کس طرح انگلی کے داسکی حرجے کے پر تلے آگئے
 تھے۔ وہ پھر برہنہ کس میں۔ اب اس نے کہا۔ عمران نے اُسے بند

کچھ دیر بعد وہ جیسی ڈرائیوٹر پر ایک ٹکڑے سے کہہ رہا تھا۔ "وہ
برقع پوش عورت کو بٹ بٹ کر سائیس پر چھوڑ کر خود نہیں اور چلا
گیا ہے۔ اس بٹ میں کوئی پیسلے سے موم دھنا۔ جس نے
دشک دینے پر دروازہ کھولا تھا۔" اور۔۔۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔ "تم نے وہی ممبر کو نقدی کا
شرٹ دیا ہے عورت کا ساتھی فیہ اجم۔ ڈاکٹر ڈیج کے بٹ
میں سیرگیا وہیں اب کوئی نہیں ہے۔ مقل کر دیا گیا ہے۔ فیہ
لوگ بھی تیار سے پاس پہنچ رہے ہیں۔ اور وینڈ آئی
صفد نے اطمینان کا سانس لیا۔

✱

عمران حیفے کے کمرے سے کہا: "خدا۔ وہ اس کے سامنے
سر جھکا رہے ہیں۔
ایک ناک لوں کی گنتی تھی۔ عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "اگر
انگٹھ کی کال بڑھ کر دینا کہہ کر دیکھو کہ کام تمام کر دیا
حیفے کے چہرے سے انکار کی طرح تھی۔ اس نے
اٹھ کر کال دیکھ لی۔
"اں۔۔۔ ڈاکٹر۔۔۔ وہ کہہ رہا تھا۔ کوئی دشواری پیش نہیں
آئی۔ اچھا۔ بہت اچھا۔ لیکن اس میں کم از کم تین گھنٹے غور
کرنا۔ ایک ضروری کام میں لگا گیا ہوں۔ اچھا۔ اچھا۔
دیکھو کہ وہ عمران کی طرف کھڑا۔
"مکس کام میں تین گھنٹے لگیں گے؟" عمران نے اسے گھورتے
ہوئے پوچھا۔
"اس تک لا سکی حریف پہنچانے میں۔
"کہاں پہنچا رہا ہے؟
حیفے کے چہرے سے بدھامی طرح تھی۔ وہ چند
لحے عمران کی طرف دیکھتا رہا پھر بولا۔
"اب مجھے یقین آگیا ہے کہ وہ مجھے ہی نہ توڑیں پھر سے گا۔
"بیٹھ جاؤ۔ عمران نے ہاتھ پائے نرم لہجے میں کہا۔
حیفے سے بیٹھ گیا۔ اس کے پیر کا پدہ دبے تھے۔ کچھ
دیر بعد اس نے سر اٹھا کر کہا: "ویسے بھی مجھے مرنا ہی ہے کیوں کہ
اب لا سکی حریف کہاں سے فراہم کرے گا؟
"تم مجھے تناؤ کو لا سکی حریف کہاں پہنچا رہے؟
"بہت پرانت کے بٹ بٹ کر سائیس میں۔
"میں کو تم نہیں اپنے گھر میں بیٹھے ہو۔ اس کے ٹکڑے
کی جس دکان تو کیا ہوگا؟

"اب تو جو کچھ میں نے سوچا ہے وہی ہوگا۔ حیفے
آگے تیار ہوا۔ حریف پر پانی مہلنے والی سائیس کا ضرور ہوگی تھی۔
اس کی بیانیے انھوں میں کسی ایک مراد سے کی جھکیاں تھیں۔ عمران
بھروسا کا جائزہ لیتا رہا۔
دفعہ حیفے سے بولا۔ "مجھے خوش ہے کہ مارکوس کے قتل کا
مرکب نہ ہو سکا اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ کون ہر ایک کی شہادت
ہے کہ کوئی کون کی جہاں کے ڈاکٹر سے پہچان لیتا ہوں۔
"ہو سکتا ہے؟" عمران نے بے پروائی سے کہا۔ میں ہر حال
آٹھ بڑوں کا ایکٹ نہیں۔
"اگر تم نہ سوچو تو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ میں اپنی انکم
سے مستقر ہو چکا ہوں۔
"تو حیفے نے اسے یہ تیار ہو جانے کی یہاں آٹھ بڑوں
کا مستقل ایکٹ نہیں۔
"تم جھوٹ بول رہے ہو۔
"اچھی بات ہے۔ ابھی ثابت کیے دیتا ہوں۔ مارکوس
نے یہ نہیں تھا مگر اب اسے تعاون میں کیا تھا۔
عمران نے لا سکی حریف کا کڑوا رنگ آپریشن سامنے والی
میز پر رکھ دیا اور اپنا بریف کیس کھول کر اپنے حریف کے کمرے رنگ
آپریشن کا سونچا۔ آپریشن کے بریف کیس سے سیاہ رنگ کا ڈاکٹر
برٹا بڑوں میں انھوں کو پسند نہ تھا۔ ڈاکٹر اسکی حریف کے
کمرے رنگ آپریشن کی سطح تک بلند ہوا اور دوسرے ہی گھنٹے
اس کے پرچے پڑ گئے۔ حیفے نے ہلکا کر کہا۔
"سیاہ ڈاکٹر آپریشن میں عمران کے بریف کیس میں ڈاکٹر کی
چھاتھا۔ وہ اس کا ڈاکٹر بند کرتا ہی ہوا۔ دیکھا تم نے؟
"وقت تم نے؟" اس نے کہا۔
"مجھے یہی علم چھاتھا کہ اسے غلط طور پر تیار کر دو۔
"اور۔۔۔ حیفے نے عمران کے بریف کیس کی طرف
اشارہ کیا۔
"آٹھ بڑوں کی امانت ہے۔ وہ یہاں کوں ہے؟
اس قسم کی کوئی چیز لایا کر سکے۔
"میں۔۔۔ مجھے یقین آگیا۔ شاید ہی ایسے انکم تیس رقم کو جیٹا
جاتا ہے۔ اگر اسے علم ہو جائے کہ کمرے رنگ آپریشن میں تیار
رہا تو وہ بالکل ہو جائے گا۔ اب وہ اپنی جگہ پر جیٹا ہو گیا
دینا تھا لیکن مجھے حیرت ہے کہ آٹھ بڑوں کے ایکٹ کے لیے
مجھے یہ بتا کر کہ اسے حریف کے ہاتھ میں کام نہیں کرے۔

"اسی تو وہ بات نہیں۔
"تم کیسے کہتے ہو؟
"ان کا جھوٹا بیانیہ کی ایک بیانیہ امانت ہے۔
"نقل نہیں۔ انکم میں ایک عورت کے لیے ان لوگوں
سے جھوٹا بیانیہ۔۔۔ دینا تو وہی آگیا کی پریشاں تھی۔
... اس سے انکم کا جھوٹا بیانیہ اور جھوٹے کا بائٹ بیانیہ
ہی تھی۔ عورت میں اور مارکوس اس ڈاکٹر سے واقف ہیں۔ دوسروں
کو انکم نے یہی بول کر دیا ہے کہ وہ آٹھ بڑوں کے حکم سے ان لوگوں
کا خاتمہ کر رہا ہے۔ ہم دوسروں کو انکم کے تحت کام کرنے والے
دوسرے ممبر نہیں جانتے۔
"لیکن انکس کو مارکوس ہی نے انکم تک پہنچا دیا تھا۔
عمران بولا۔
"انکس سوائس سے آیا تھا اور مارکوس سے اس کی ذات
واقف تھی۔ پھر انکم راستے سے بٹ گیا تھا۔
"ہمارے ملک کو کس طرح نقصان پہنچا یا ہوا تھا۔
"ایک آدمی ملک کے لیے ہمارے جو شہارے ظلمت
پر سے بیاتے پڑی تیار کیا کر رہا ہے۔
"ادھر۔۔۔ انکس کی انکس سے گھرنی طرح ہو رہی تھی۔
"اب کیا خیال ہے؟
"سوچنا پڑے گا۔
"مجھے کچھ سیبونی جھنگڑوں سے غرت ہو رہی ہے۔
"مجھے بہت سے چوری چوری اس بھانے ہائی پر ایمان رکھتے
ہیں۔ وہ انکس سیبونی چاندنی کے خواب نہیں دیکھتے اور پھر
تیار سے ملک میں اتنے دن گزارنے کے بعد مجھے اسلامی اخلاقی
نقدیں سے بے حد لگاؤ ہو گیا ہے۔
"اس کے باوجود وہی تم مارکوس کو قتل کرنے پر آمادہ ہو گئے تھے۔
"میر کر نہیں ایسی عورت اسے یقین دلاتا تھا کہ انکم کا انکم
ان کی زندگی کا خاتمہ ہے۔ نہ پانی گھانے پر بات دین مشین
اپنی نہیں تھی اس کے کوٹ میں ایسا ہیورنگ تھا۔ جو لا سکی
حریف کو اس کے جسم سے ایک ہائٹ کے فاصلے پر روک دیتا
تھا۔ انکس کے جتنا کہ وہ حریف تھا اسے قتل ہی کر دیتے
تھے۔
"میر کر خورائی کیوں اندر نہیں آتے تھے؟
"میں انکس میں چلا گیا تھا۔ لا سکی حریف کے تیار ہو گئے

ہی کر دینا۔ آپریشن میں ہمارے ہی تیار ہوا ہوا تھی۔
"خبر تو اب کیا مراد ہے؟
"میں نے قتل کر دیا کہ وہ انکس کے ایکٹ میں ہو۔
اس کے بعد کی کوئی بات ہر گز نہیں۔
عمران کچھ دیر بعد اس کی انکس میں گھر سے انکس کے آثار
نظر آنے لگے تھے۔ کچھ دیر بعد اس نے کہا۔ "تم کوئی بات کرو یا نہ
کہہ۔ اس سے کہا کہ قتل کیا ہے؟ لا سکی حریف میں تیار کر چکا۔ اب انکم
سے یہی نپٹ کر دیا۔ وہ کہتا ہے کہ انکس اس سے عجب ہو گیا ہوں۔
خبر دیکھوں گا۔ اچھا۔ اچھا۔۔۔ میں چلا۔
اس نے آٹھ کر اپنا بریف کیس لیا اور چلا۔
"میں۔۔۔ اب مجھے تیار ہو چکا ہوں۔
"میر کر انکس میں تیار ہو گئے۔ عجب تک انکم کا قصہ
نہیں کر لیتا۔ میں یقیناً آٹھ بڑوں کا ایکٹ نہیں۔ اس کے بعد
دیکھوں گا کہ انکم میرے ملک کے خلاف کیا کر رہی ہے؟
"شور۔ انکم کے دوسرے ماتحت تھے اور مارکوس کو نہیں
جانتے۔ ہر گز نہ کچھ ایسی ہی ہوں تھیں یہ جانتے ہوں۔
"اں۔۔۔ اں۔۔۔ اس کا امکان ہے۔
"میری طاقت میں وہ ہمیشہ سے انکم کی بیانیہ اپنے ذاتی
معاذ کا زیادہ خیال رکھتا رہا ہے۔
"میر کر۔۔۔ میں۔۔۔
"میری کوئی بات سنو۔ اگر تم مجھے اسے اندر لا سکی حریف
اس تک نہ پہنچا تو شاید میں قتل کر دیا جاؤں۔ اس لیے اب میں تیار
ہی ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔
"مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن کیوں نہ ہم ایسا ہی ایک
ہیٹنگ ٹیکہ بنانے سے فریب لیں جس میں لا سکی حریف اپنے کمرے رنگ
ایکٹ میں رہتا رہا تھا۔
"اس سے کیا ہوگا؟
"میر کر اسے کرنا۔ یہ انکس چلو۔ ابی۔ سب کچھ میں دیکھ
لوں گا۔
"اچھی بات ہے۔" وہ نے نے لڑی سامنے۔
✱
صفدر اپنے ساتھیوں کے اشارے پر ایک بار میٹ میں
سائیس کا دروازہ کھولا۔ باہر اندر چل گیا تھا۔ اس لیے وہ بٹ
سے باہر ہو گئے والوں کی نشانیوں پر وہ دیکھ کر لیکن دروازہ اسے
نظر آنے لگے۔ وہ قریب ہی غری بیٹھ کر ایک گاڑی پر بیٹھ گئے

[illegible]

”وہ میری بات نہ سمجھتا تھا۔
 یہ کہ جس کی عزتوں میں دھمکی رکھتی تھی اس کی سزا۔
 ”وہ میری بات نہ سمجھتا تھا۔“

چند سال سے فیصلہ کر لیا تھا کہ میں
 ہمارے اصل گھر سے دور جاؤں گا۔ جس سے ہمیں
 ۲۰ سال تک ہمارے گھر سے دور رہنا پڑا۔
 اور ہمارے گھر سے دور رہنا ہمارے لیے
 بڑا مشکل تھا۔

”میرے بھائی کے ساتھ رہنا آؤ گے۔ اس نے میرے
”میرے ایک دوست ہے۔ اسی طرح۔“

۱۱۔ کچھ دھم کے نیچے ۱۰۰ بھیج دو۔
۱۲۔ خیریت ہے میرے دوست۔ وہاں وہاں۔
۱۳۔ اے بھائی۔
۱۴۔ اے کیا کہہ رہا ہے؟ اس آواز کی تہ جیو سے
۱۵۔ ہر تہے ہوئے ہو چکا۔

[illegible][illegible][illegible]

تھیں کچھ نہیں جانتا۔ پھر سے تو یہ کہا گیا ہے کہ اہل غرض
نے اس سبب سے لڑ کر کے اسے حوت کے ٹھکانے آگیا
۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔

[illegible]

یہ ساری باتیں میری سہیلیوں کے سامنے
 کہی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ سب باتیں
 تمہارے دل سے نکلتی ہیں۔ تمہاری سہیلیوں
 نے کہا کہ تمہاری سہیلیوں نے کہا کہ تمہاری
 سہیلیوں نے کہا کہ تمہاری سہیلیوں نے کہا کہ

”ختم... نہیں :-
 ”جیسا کہ“ مرثیہ مذکور“ میں کی طاعت مجھ پر :-
 ”نمبر :-

عاشق سے کرب پشیمانی کی۔
 اس وقت توں نامی ہو جا پڑا جو رہے
 جسے قیامت ہوئے اس میں رہتا پناہ کے۔
 موت کے طوفان بھی نہ بچے جو رہے جسے۔
 مردانہ عاقل سنہ ۱

نکسے محمدیہ۔ ایک بڑے رشتہ دار کا ہے جسے ۲۰۰ روپے
 ۲۰ روپے سے ملے۔

"لائقِ رسالت ہوں جا"
 "وہ" کی بات ہے
 یہ اصل انکھو نے ساغر سے
 "وہ" کے ساتھ
 "وہ" کے ساتھ
 "وہ" کے ساتھ

”آئینہ وقت کی اس دایہ خفا کی طرف سے یہی سطر

اطلاعات سے کہ کوئی مقررہ وقت تک نہیں پہنچ سکا۔
"اس کے بعد کیا ہو گا؟"

[illegible]

فصل اول در ویمیہ کے عقائد سے اس بات کا جواب دیا
ہو گا کہ وہی صحیح ثابت ہے یا نہ یہی تھا۔
اسی سیرے کو خوشنادر لکھوں کے لکھنے کا ہوا تھا۔
ہاں؟ دلفت اس نے کیا کرنا چاہتے ہو؟
تو اس کا جواب دیا گیا۔

میں نے مسکھایا۔ غریبوں۔ تم بھی ہیں کچھ سڑے

موت بہادر مقتدر ہو چکی ہے۔ ناکٹر بچہ نہیں ہے تم دیکھ لینا ۱۱

*
 عنوان کو ہم تھا کہ اس کے واقعات میں سلفہ تعلیمی طور پر
 کہیں اس پاس ہی موجود ہو گا کیونکہ اس نے فیروز پور انسٹیٹیوٹ
 ملک ملک زید سے رابطہ قائم رکھا اور اس کے بانی پلٹن میں
 ملحق رہے تھے۔ یہاں تک کہ اس نے اپنے مخصوص انداز میں بھی کیا کیا،
 اور کب ساہیوالہ تہذیب سے اس کے قریب آبادی یہ صدر ہی
 تھا جو صدر مل سے تعلق رکھتا تھا۔

میت ہے۔ دواؤں کو جو میں ارادے سے کھاتا ہوں
وہ تو سب سے پہلے تو کھاتا ہوں، اگر کام کے
وقت نہ کھا سکوں تو اس کے پڑا ہوا کھاتا ہوں۔ دواؤں سے
لیکچر میں سے کھاتا ہوں۔ سبھی بیچ رہے ہیں،
"سیدہ سندھ" میں چلی پاکستانی عورتوں کی زندگی پر
رہے ہیں۔"

”تمہیک سے۔“ اہیں بھی اس سے اگلاہ کر دو۔“

اگر افسانہ نویس کے لیے کسی شے پر توجہ نہ ملے تو
 یہی علامہ حیاتِ حوصلے کے اندر غصے کی آگ لگتی ہے۔ علامہ
 حیات نے کہا: "میں نے صرف ایک منقشہ و قیادہ لکھنے
 سے جب منتِ رستم کے قریب پہنچا اور یہاں لوگوں نے
 افسانہ لکھنے کی طرف توجہ نہ دی۔"

اس کے ساتھ کہ وہ اس کے ساتھ ہو جائے گا۔
 بعد میں وہ بتایا کہ وہ اس کے ساتھ ہو جائے گا۔
 یہاں تک کہ وہ اس کے ساتھ ہو جائے گا۔
 "اس کے ساتھ ہو جائے گا۔"
 اس کے ساتھ ہو جائے گا۔

نہایت سے طاق و قوت و محنت و جدوجہد سے ۱۰۰۰
 ملا۔ جیو سے تم بہت شرمیلی ہو۔ راجن، تمھیں غرور ہو گیا۔
 تم نے تمھیں بہت شرمیلی نہیں رہا۔ اس وقت تمھیں کچھ کچھ
 دیکھا اور کچھ دیکھا کہ تم کے دل کے برابر کچھ کچھ ہے جو تم

[illegible][illegible]

"تو بتیلم میں دیکھ چوں وہ دکھایا کہ نہیں یا توڑے گئے
 جانتے ہیں یا انھیں
 "ہیں تو ان کے سے کیا ہے؟
 "دیکھنا ہے۔" آپ میں جو دعا رسولؐ کی تھی اور
 بعد فرما کر کہ "ہے" لکھو تھے، اس کا جواب یہ ہے کہ
 میں ان سے کہتا ہوں کہ "توڑی"۔ لکھو اور
 کہہ "یہ میں لکھاؤں کہ تھے تو ان کے کہ جانتی ہیں؟"

معلوم ہے کہ یہ دو سفر سے ملنے والے نکاح سچے ہیں۔
 دو سے بھی زیادہ ترس کا شکار ہو سکتا ہے۔

114

ہوں۔ اس لیے مجھے زیادہ تر خاموش رہنا پڑے گا۔ یہاں ہاڑی
 کان رکھتی ہیں۔ یہاں کی ساری آوازیں ایشیڑ سے غلام میں بھولی
 مٹی جاسکتی ہیں۔ انگلیں نہیں دھرتی ہے۔
 عمران نے بڑھ کر سر کو پیش دی اور بولا۔ اب غصہ خروک
 دو۔ گئے باغ غشت کی تفریح ہو جائے گی؟
 وہ کھانے لگے۔ پھر چرائی بھولی آواز میں بولی۔ تم بیچ بیچ
 اسی ہو رہی تم نے نہیں دیکھا تھا کہ وہ راجا اور دیکھا کہ کئی یہاں لائے ہیں؟
 "ہاں یہ بات تو ہے۔ عمران نے فوراً وہ بچے جس کی بات کی تھی
 یہ تو سر پر کیا ہم لالچ سے چھوٹا لنگ لگا دیتے۔ ہم تو یہی کہہ کر بیٹھے
 تھے کہ ان کو نہیں پہنچا دیں گے۔
 "کچھ سوچو۔ مجھے تو ڈر لگ رہا ہے۔
 "ڈرنے کی کیا بات ہے؟ وہ مارنا ہوتا تو یہی مار کر
 سندر میں پہنچا دیتے۔ یہاں لائے کی کیا ضرورت تھی؟
 "تم واقعی بے وقوف ہو۔ یہ تو سوچ کر ہی موت بھولتے۔
 "موت ہی کچھ کرتی ہے شادی کی تھی؟ عمران نے فیصلے
 لیے ہیں کیا؟ اس میں ہے وقوف کی کیا بات ہے؟
 "تم مجھے کہتے ہو کہ نہیں؟ اگر ان لوگوں سے مجھے کوئی گونہ
 پہنچا تو؟
 "وہ نہ کہانی جان دے دوں گا۔
 "گوریا نے اس کے ہاتھ پر گھوسا سیدھا کیا اور عمران کی
 آنکھ کے دھکیلا۔ پھر بولا۔ ڈر لگ رہا ہے سے پہلے کھانا تو کھا لینا
 چاہیے ورنہ سہرا اب بھجے کھا جائے گا۔
 بیچ وہ بہت بھوکھا تھا۔ جب سے ان جہاز میں قدم رکھا
 تھا۔ بھوکہ غیر معمولی طور پر کھل گئی تھی۔ سات سکون سے لڑی تھی
 عمران پہلے جاکا اور ایسے سوالات حریف کو کرنے لگا جن کے
 جوابات کھل کر دھن میں وہ اس جہاز سے سے متعلق معلوم حاصل کر
 سکتا۔ ان میں سب سے زیادہ اہم سوال یہ تھا کہ اگر وہ وہاں کسی
 جگہ پہنچا جائے تو کیا سبب ہو سکتا ہے یا نہیں۔ گوریا کے جوابات
 نے اسے اس قدر مطمئن کر دیا تھا۔ تو نیچے کے قریب آن آدمیوں
 میں سے ایک ان کے غیث میں داخل ہوا جو پھل رات انہیں
 ساتھ لائے تھے۔
 "کیا تم لوگ سیر کے لیے تیار ہو؟ اس نے پوچھا۔
 "بالکل بالکل۔ عمران نے چمک کر جواب دیا۔
 "گوریا یا انہوں میں سراسیمگی کے آثار کسی وقت پانے
 مانے گئے تھے سب اس آدمی نے غیث میں قدم رکھا تھا۔

وہ باہر نکلے عمران نے اپنا راجا اور غیث ہی میں ایک جگہ
 چھپا دیا تھا۔ قدر شاہ کا کسی مرتے میں کشاکش کی قربت ہی آگئی
 ہے لیکن یہین کیس اب بھی باقی میں تھا۔
 "اس میں کیا ہے؟ اس آدمی نے سوال کیا۔
 "سبب دیکھو۔ مجھے غیثت قسم کے پندوں کی آوازیں
 دیکھ کر گئے کا شرف ہے۔ شاید تیار سے جزیب سے میں کوئی تھی
 قسم کا پرندہ مل گئے؟ عمران نے جواب دیا۔
 "اور میں یہ پندوں کی آوازیں پہلے سے دیکھ کر گئی ہو گی؟
 "ہاں۔ ہاں۔ بالکل سنو گے۔
 "غزوہ خندق کا؟
 "آؤ عمران کہتے ہیں پھر غیثت میں ہو گی۔
 "اس نے یہین کیس کو کھولا اور سبب بتا دیا۔ غیثت قسم
 کے پندوں کی آوازیں کر کے میں تو بچنے لگیں۔
 "شک ہے۔ میں؟ وہ آدمی ہاتھ اٹھا نا بولا۔
 عمران نے سبب روک کر یہین کیس میں بند کر دیا۔
 دوبارہ باہر نکلے اور غیث کے درمیان سے بیچ کر
 ساتھی نے کہا۔ ہمارا جزیبہ بہت بڑا نہیں ہے اس لیے میں
 تمہاری تفریح کے لیے گاڑی ساتھ نہیں لایا۔
 "یہ تو بہت اچھا کیا تم نے۔ میں پہلی ہی تفریح کا قائل ہوں۔
 واقعی بڑا خوبصورت جزیبہ تھا۔ چاروں طرف مینو جزیبہ
 دیکھ کر سے رہا تھا لیکن اس کا ساتھی انہوں ملکات کی طرف سے
 جانے کی کیا تھے وہاں کے کھانے کا سبب سے چلا تھا۔ گوریا نے عمران کی
 طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں ہے الینائی کی جھپکات تھیں عمران
 چمک چاہا تھا۔ وہ ایک کسلی جگہ پہنچے جہاں ایک میز ان کے
 گوریا کی اونچی چوڑا ہوا تھا۔ یہاں انہوں نے ایک
 بڑا سا سروی کھرا دیکھا۔ وہاں ہی جیسے انہوں کی خوشنگ کے
 سلیسے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ آدمی بھی پہلے سے موجود تھے۔
 ایک نے عمران کی طرف بڑھ کر اس کے اتر میں ایک کھانے کا تھال
 اور عمران کے ساتھی نے کہا۔ یہ کیا تم بھوکے ہو؟ اس کے مطابق
 تھیں فلم میں بدل ادا کرنا ہے گا۔ ہاں۔ اور حراجا اور ستر
 میں مشغول۔
 وہ عمران کو گوریا سے الگ لے گیا۔ دونوں گھاس پیچھے
 گئے اور عمران نے قائل کھولا۔ یہ ایک خوبصورت کھوکھڑا تھا۔ عمران
 قائل بند کر کے اپنے ساتھی کو کھڑے کر دیا۔
 "کیوں اچھا بات ہے؟"

"نہیں ہو گی۔ بالکل ہو گی۔ عمران اس کی آنکھوں میں
 دیکھتا ہوا بولا۔ تم اس کیس کا پیر کرنا چاہتے ہو؟
 "نہیں ہو گی۔ تمہارا کیا بولا ہے؟ ہم دونوں نیکیوں کے
 رہنے والے ہیں اور ہم اس فلم کے بہت مروت مشرق و مکی مروت
 کریں گے؟
 "یعنی تم اس کی چھتہ کر دے؟
 "اچھا کیوں کریں؟ اس سے بہت ذہنی جانے مر رہی
 نے مضبوطی کی۔ اگر تم آمادہ ہو تو مجھ میں سے کوئی
 زبردستی تمہاری بیوی کو بیرونی بنائے گا اور تم بے بسی سے بیٹھے
 سب کچھ دیکھتے رہو گے۔ اس صورت میں تو یہ فلم بہت زیادہ
 قیمتی ہو گی۔
 "میں بے بسی سے چھتہ کر دے گا۔ عمران نے اس
 کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔
 "اور کیا؟
 عمران نے قائل چمک کر اس کے گریبان پر ہاتھ ڈال دیا۔
 چھوڑو سے ہی اسے وہ اس کے گریبان میں دھکے دے کر دھکیلا۔
 اچھا چمک کر اس کے گریبان میں دھکے دے کر دھکیلا۔
 سیت زمین پر کرے۔ گوریا کو کھوکھڑا کر دیا تھا۔ کھوکھڑا تھا۔
 لیکن جہازوں کے دوسری طرف میں تھی۔ عمران پر سب سے بڑا لگ
 لگائی ہوئی۔ اس نے پیرانہ دونوں کو زمین سے اٹھنے دیا۔
 بڑی طرح انہیں دوسرے ڈال دیا تھا۔ گوریا جہازوں کے قریب
 کھوکھڑا تھا۔ کھوکھڑا تھا۔ کھوکھڑا تھا۔ کھوکھڑا تھا۔
 کی یہی ایک آواز میں بیچ رہے تھے۔ عمران انہیں ہلایا۔
 بے ہوش کر کے کسی جگہ پہنچا کر دھکے دے کر دھکیلا۔
 نے کھنکھائی میں دیر نہ لگی کہ انہیں کھوکھڑا کر دیا۔
 میں بھی شاید فیصلہ تو وہ درجہ۔ انہیں اسی حال میں چھوڑ کر اس
 نے اپنا راجا کیس اٹھا اور دوڑ کر گوریا کے قریب پہنچا۔
 "میں۔۔۔ چلو۔ گوریا کا تھی بولی آواز میں بھولا۔
 دونوں دوڑتے ہوئے جہازوں پار کر گئے۔ مٹی چٹائی
 اتر نہیں تھیں۔ دونوں ان میں گھسے اور اتر گئے۔ راستے طے
 کرتے رہے۔ بالآخر گوریا نے ایک جگہ کو دیکھا۔ دونوں
 ہی طرح اتر رہے تھے۔ گوریا اتر گئے ہی گڑبڑ ہوئی لیکن
 انہوں نے اسے نور آسمان دیا۔ جب اس کی حالت ڈھکیلی

تو اس نے عمران کو اس طرح کھوکھڑا کر دیا جیسے اس کے سر
 پر بیگ لگ آئے ہوں۔
 "کیا بات ہے؟ یہی سیری ناک بیڑ میں ہو گئی ہے؟ عمران
 نے بڑھ کھلائے ہوئے پوچھے۔
 "سب۔۔۔ ت۔۔۔ تم سے غیث معلوم ہونے لگا ہے۔
 "کیوں؟ کیا مجھے کھانے کے دیکھ لیا ہے؟
 "میں سوچتی تھیں کہ تم ہی اس قدر ذہنی ہو گی؟
 "کیا بات کی ہے تم نے؟ خواہ مخواہ کی شرمندگی سے بچنے
 کے لیے ذہنی دھکے دے کر دھکیلا؟
 وہ گوریا کو دوسری طرف دیکھنے لگی اور عمران کھوکھڑا کر
 بولا۔ کیا اس جگہ کچھ دیکھ لیا ہے؟
 "اگر یہاں کچھ لگائی میں گئے تو میں بھی نہ کھانے لگے۔
 "اگر یہاں کچھ لگائی میں گئے تو میں بھی نہ کھانے لگے۔
 "مگر وہاں؟
 "میں فضل باتیں کر رہا۔ عمران کی طرح یہاں تنہا آ
 بیٹھے ہیں۔
 "بھاری فریج سے کرکس طرح داخل ہو گئے؟ اچھا بیڑ میں
 سے داخل ہونا چاہتے تھے کہ موت ہو گئی؟
 "کیا مطلب؟ وہ چمک کر اسے کھوکھڑا کر دیا۔
 "فضل بیٹھ میں نہ پڑو۔
 "نہیں کیجی۔ تم نے انہیں مرنے دیا تھا کہ وہ میں یہاں
 پڑا لائیں۔
 عمران کچھ دھولا۔
 "غزوہ کی بات ہے۔ کیوں؟
 عمران نے اسے یہی کامیاب ہو کر تے ہوئے سر کا نشانہ
 پیش دی۔
 "تم سے بڑا بے وقوف ڈوٹے زمین پر کھڑا ہو گا۔
 "اب تو بھوکہ لگ رہی ہے۔ کیا یہاں کچھ کھا لیں گے؟
 "آخر تم ہو کی چیز؟ موت سر پر سنو لا رہی ہے اور تمہیں
 بھوکہ لگ رہی ہے۔ چاروں کی کھوکھڑا کر دیا۔
 "میں تو کھانے راستہ نہ لے گا۔ وہ آپ سے فارنگ بھی کر گئے ہیں؟
 "گوریا کھانے اور سارے ڈھکے ختم۔ عمران دیکھنے سے بھاگ
 بولا۔ لیکن بھوکہ میں عرصے تک تڑپ تڑپ کر رہا تھا۔
 "آج ہی کا بیڑ۔ اور ہمارا صفا پار دی لیکن بہت زیادہ بھوکہ
 گھسے سے پہلے ہی آجائیں۔ ورنہ پھر کیا فائدہ؟"

"اتحادیہ" نام کا سوشلزم۔ درہمیں اپنا سرگرمی پھر
 سے نکال دیا گی۔
 "معمور و معمر"۔ مجھے یاد آیا۔ میرے پاس ٹیکہ اور
 پیاس رہیں گے۔ دانی ٹیکہ بھی موجود رہی۔ اسی کی کر تین چار
 دن یہ آسانی کو اس سے حاصل کی گئی۔
 ایک شخص نے یہی کہانی کہی کہ اس کا بڑا بڑا ستانی
 دی تھی۔ عمران نے اپنا بریف کس اٹھا یا۔
 کیا کر رہے ہیں؟ کیا ایسے نہیں کہ آواز میں سنو گے؟
 خوفزدہ ہی آواز میں بولی۔
 "نہیں۔ اس کے لیے سے ٹیکہ رکھ کر ڈر نکال دوں گا اور
 پھر تم کو دکھاتا۔
 عمران نے سفر شروع کرنے سے پہلے ڈاکٹر دار کے
 بریف کس میں کچھ تبدیلیاں کی تھیں اور ابھی تبدیلیاں کی تھیں
 پر وہ اسے بڑی آزدی سے ساتھ لے پھر رہا تھا۔ دیکھتے ہی
 دیکھتے اس نے ٹیکہ رکھ کر ڈر بریف کس سے نکال کر ایک
 طرف رکھ دیا اور ایک ڈگس کے کٹرولی سسٹم پر ہاتھ رکھتا
 ہوا ہولہ! اچھا بیٹے۔ انکم اب تبار سے فلاح اعلان جنگ
 کر رہا ہوگا۔
 "فلاح کو اس مت کرو۔ جب اپنی اس حالت کا کوئی
 تدارک نہیں کر سکتے تو دماغ بھی دباؤ۔
 پہلی بار کی آواز قریب ہوئی ماری تھی جیسے وہ عمران
 کو دکھائی دیا۔ اس نے کڑوئی کی ایک تاب کو حرکت دی۔ ایک ڈگس
 بریف کس سے نکل کر فلاح میں بند ہوا۔ اور جیسے ہی پہلی بار
 کی آواز تھک پیچھا ایک زبردست دھماکے کے ساتھ نکل گیا
 کے بجائے اڑنے۔ اس پر مستور دھماکے کے گویا گویا ہار کر دیا۔
 دھماکے سے ایک طرف اڑ چکا گی۔ ایک ڈگس بڑی تیزی
 سے بریف کس کی طرف آ رہا تھا۔ بریف کس بند کر کے عمران نے
 گھبراہٹ کو اپنے میں سدھ دی جس کے چہرے پر ہوا نیاں اڑ رہی
 تھیں اور نہان سے اتفاق نہیں ہو رہے تھے۔ کچھ کہنا چاہتی
 تھی لیکن حرکت ہو کر رہ جاتی تھی۔
 کسی قدر حالت سنبھل تو عمران نے اس سے کہا۔ اب میں
 ہی ہوں۔ اپنی چیزیں تبدیل کر رہی ہیں۔
 وہ ٹیکہ چاہ پم تھی اسی اور گرتی پڑتی اس کے ساتھ چلنے
 کی تھی۔ مگر وہ درجہ ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں چھپ کر وہ
 کے آواز کی والے جیسے بھی لڑ رہے تھے۔

"میں ایک جگہ میں یہ حال ہو گیا تھا۔ ادا کا انکم کی
 گردن اڑا دینے کا دعویٰ کر کے... جی جی میں سے سنا تھا۔
 "تنت۔۔۔ تم پر تین کون ہمارا کیا جانتے ہو؟"
 "تم مجھے بتاؤ کہ دل سے اس آدمی کو قتل کرنے میں سے
 موت کس سے انکم تک پہنچا تھا؟
 "میں نے یہ سنا تھا کہ اس وقت اس پر کبے آواز کی تھی؟
 "میں جانتی ہوں۔
 "کیا جانتے ہو؟"
 "تم کچھ نہیں کہنا۔ یہ کہنا کہ اب انکم موت
 تھا رہا ہے۔
 "شاید۔ یہ بات ہو لیکن یہ کیا تھا جس نے پہلی بار پھر
 اس طرح تباہ کر دیا۔ اب کیا ہو گا؟
 "میں انکم کا اسکی مرہ یاد ہے۔
 "یہ اسی کا جواب ہے۔ ایک مختصر قریب تباہ کن مرہ۔ اتنا
 تباہ کن کہ جس سے جسے کو گھنڈہ بنار سے گا۔
 "تو میں کہاں سے ملا؟
 "میں نے اسے انکم کو اسکی مرہ ملا تھا۔ مگر۔۔۔ میں آٹھ
 بڑوں کا فائدہ ہوا اور مجھے انکم کی سرکوبی کے لیے تینوں کا گھنڈہ
 "کچھ بھی ہو۔ تم تباہ کر رہے ہو۔
 "میں تباہ کر رہی ہوں۔ تم ہو میرے ساتھ؟
 "نہیں۔۔۔ میں۔۔۔ اتنی کور۔۔۔ اسی بڑوں!
 "اب میں نہیں مل بات بتا رہی ہوں۔ مجھے معلوم ہو گیا
 تھا کہ انکم اپنے کچھ آدمیوں کو اس کے بارے میں بتاتے کچھ
 جانتے تھے۔ اسی کے ہاتھوں ایک دوسرے کو ختم کر دیا تھا
 ہے۔ لہذا میں نے انکم پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہی اس کا ہائی
 ہیا چھڑوی کیا۔ آخری آدمی وہ تھا جس نے تم پر ہاتھ سے مار
 کرنا چاہا تھا۔
 "میں گرتی ہوئی تو بہتر تھا۔
 اتنے میں پھر پہلی بار پڑی آدمی کی دی۔ یہی اب اپنی
 دہائی دے رہی تھی۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک پہلی کا پڑا ہی ہوا
 پورا ڈر رہا ہے۔ میرے ہاتھوں پہلی کا پڑنا دیکھا تھا۔ عمران نے
 بریف کس میں ہوا دیکھا۔ جیسے ہی اس کا ہاتھ وہیں پہنچا۔
 کے ساتھ اس کے بھی پچھے اڑ گئے۔
 "تم تو جی ہو رہا۔ آواز میں غرضی کی بنا پر
 تجو پڑا کر گی اور پھر انہوں نے دیکھا کہ جس سے تم جیسے

قریب ہزاروں سے آدمی اڑ گئے تھے۔ عمران نے گھبراہٹ
 کیا۔ انکم کو علم سے کچھ صرف دو تھیں۔ ایک وہ ہیں دھوکے
 سے کچھ کرنا۔ دانت کی کوشش کر رہے گا۔
 گھبراہٹ نہ ہو۔ اس کی تو گویا جھنجھو تھو گئی تھی۔ ایسا
 معلوم ہوتا تھا جیسے کچھ سوچتے کچھ کی صلاحیت کی وضاحت
 ہو گئی۔ عمران کا خیال بدست لگا۔ کچھ در بعد ایک جیسے کار
 چناؤں کی طرف آئی۔ عمران نے۔۔۔ گھبراہٹ سے پرانی عداس سے
 یہ دیکھا کہ ایک ایسی کار تھی۔۔۔ انکم کے ہاتھوں سے۔
 ہوتے کو تباہ ہے۔ تم کو جی ہو رہا ہے۔ وہ عمران کا ہاتھ پکڑ
 شکوہ کر رہی تھی۔ کچھ دیر تک یہی اتفاق ہو رہا تھا۔
 اس کے بعد وہ وہیں چلی گئی۔ اب عمران نے ٹیکہ رکھ کر
 آٹھا اور اس کے سکڑے میں مل کر مل کر کسی کو قتل کرنے کی
 اسے اس مقام کی طرف لے۔ وہ جہاں سے پہلے پہلے گزرتا
 کیا تھا۔ گویا اس کی ہمت کے اس پر وہیں نہیں رہی تھی۔
 +
 گویا کی موت تھی۔ اسے ہوس ختم کر لی لیکن موت کی
 دلی نہ ہوئی۔ وہ اپنے ساتھ ٹیکہ رکھ کر وہاں پہنچ گیا
 تھا۔ گھبراہٹ سے اس نے وہیں پہنچنے کے بعد گھبراہٹ سے
 یہ معلوم ہوا تھا جیسے وہ ایک دوسرے کو قتل کر رہے تھے۔
 اس نے چار ایک کوئی چاروں کی طرف آئی تھی۔ اس کا دل مشت
 ت۔ آخر کے گا۔ کیونکہ ایک گھبراہٹ کی تھی لیکن وہی اس
 میں نام کا دل سے سخت غرض تھی۔ آئی تھی۔ اس کا ہاتھ
 کی ہاتھوں دو تھیں۔ ایک کا پڑنا ہو رہے تھے۔ ایک بالکل
 کے ذریعے ان دونوں کو قتل کر دیا۔
 "میں ڈاکٹر انکم۔ تم دونوں سے قتل ہو گئے۔ مرنے
 آؤ۔ اس سے پہلے میں چھو رہے تھے۔
 "میری آواز میں ڈاکٹر انکم کے ذریعے ہی قتل ہو گئی۔
 "ڈاکٹر انکم۔ آخر کے نہیں اور نہ ہی کو کو کو کو کو
 کی طرف اپنے منہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس لیے اس سے پہلے
 میں کسی کو بھی انکم پر قتل کر رہی تھی۔
 "اب تک ڈاکٹر انکم کی موت اسکو نہ گزاری سے ایک
 گھبراہٹ میں کڑے کڑے کڑے ہو رہی تھی۔
 اس کے بعد متاثر کیا گیا۔ گویا وہ اپنی اپنی طرف
 آئی تھی۔ وہ اس۔۔۔ وہاں گھبراہٹ ہو رہی تھی۔ اب میرا
 کہہ رہا ہے۔ اب میرا کہہ رہا ہے۔

اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اب دم گھٹ جائے گا۔
 اس نے دیکھا کہ اسکو ڈاکٹر انکم سے تین آدمی اڑ رہے۔ ان میں سے
 ایک واقعی طور پر انکم تھا۔ وہ چاروں میں داخل ہونے کے لیے
 آگے بڑھ رہے تھے۔ پھر وہ کسی قدر ٹھنڈی لگ رہی تھی کہ گازی
 زبردست دھماکے کے ساتھ تباہ ہو گئی۔ یہ دھماکا اسی ہی زبردست
 تھا کہ ان میں سے ایک ٹھنڈا ہوا تھا۔ وہ وہاں سے
 گرتے تھے لیکن جہاں تھے وہیں پڑے رہے۔
 "میں نے یہ سنا تھا کہ اس وقت اس پر کبے آواز کی تھی؟
 "میں جانتی ہوں۔
 "کیا جانتے ہو؟"
 "تم کچھ نہیں کہنا۔ یہ کہنا کہ اب انکم موت
 تھا رہا ہے۔
 "شاید۔ یہ بات ہو لیکن یہ کیا تھا جس نے پہلی بار پھر
 اس طرح تباہ کر دیا۔ اب کیا ہو گا؟
 "میں انکم کا اسکی مرہ یاد ہے۔
 "یہ اسی کا جواب ہے۔ ایک مختصر قریب تباہ کن مرہ۔ اتنا
 تباہ کن کہ جس سے جسے کو گھنڈہ بنار سے گا۔
 "تو میں کہاں سے ملا؟
 "میں نے اسے انکم کو اسکی مرہ ملا تھا۔ مگر۔۔۔ میں آٹھ
 بڑوں کا فائدہ ہوا اور مجھے انکم کی سرکوبی کے لیے تینوں کا گھنڈہ
 "کچھ بھی ہو۔ تم تباہ کر رہے ہو۔
 "میں تباہ کر رہی ہوں۔ تم ہو میرے ساتھ؟
 "نہیں۔۔۔ میں۔۔۔ اتنی کور۔۔۔ اسی بڑوں!
 "اب میں نہیں مل بات بتا رہی ہوں۔ مجھے معلوم ہو گیا
 تھا کہ انکم اپنے کچھ آدمیوں کو اس کے بارے میں بتاتے کچھ
 جانتے تھے۔ اسی کے ہاتھوں ایک دوسرے کو ختم کر دیا تھا
 ہے۔ لہذا میں نے انکم پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہی اس کا ہائی
 ہیا چھڑوی کیا۔ آخری آدمی وہ تھا جس نے تم پر ہاتھ سے مار
 کرنا چاہا تھا۔
 "میں گرتی ہوئی تو بہتر تھا۔
 اتنے میں پھر پہلی بار پڑی آدمی کی دی۔ یہی اب اپنی
 دہائی دے رہی تھی۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک پہلی کا پڑا ہی ہوا
 پورا ڈر رہا ہے۔ میرے ہاتھوں پہلی کا پڑنا دیکھا تھا۔ عمران نے
 بریف کس میں ہوا دیکھا۔ جیسے ہی اس کا ہاتھ وہیں پہنچا۔
 کے ساتھ اس کے بھی پچھے اڑ گئے۔
 "تم تو جی ہو رہا۔ آواز میں غرضی کی بنا پر
 تجو پڑا کر گی اور پھر انہوں نے دیکھا کہ جس سے تم جیسے

کے جبر سے جس قدم بھی نہ رکھ سکے گا۔ بہر حال اب اس کے بعد جسے تم سب متفقہ طور پر پسند کرو گے وہی تمہارا سربراہ مقرر کیا جائے گا۔

دو لوگ انگلش کو اس چٹان پر چڑھ کر واپس چلے گئے۔ گھوڑی کے بل کی دھڑکن پھر تیز ہو گئی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ آٹھ بڑوں کے اس غمگینہ سے تو انہوں نے مرزد جوئی سے بھیک دس منٹ بعد عمران اسے اپنی طرف آنا دکھائی دیا اور خود اس طرح اس کی طرف دوڑ گئی۔

”قتل سے تم نے تو واقعی کمال کر دیا۔ وہ اس کے قریب پہنچ کر اس کے اوپر گرتی ہوئی بولی۔

”ارے۔ ارے۔ عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”واقعی میرا دل چاہ رہا ہے کہ تمہیں گود میں آٹھا کرنا چاہتا شرمناک نہ رہے۔

”کو شش کرو۔ عمران چڑا سا نڈھ بڑا کر بولا۔

”مگر۔۔۔ تم موت۔۔۔ چاہتے ہو؟ تم کیا سوچ رہے ہو؟ تم سے تراشے گئے ہو؟ میں نہیں آؤں نہیں سمجھتی۔

”اچھا۔ اب آؤ میری چلو۔ وہ لوگ رہنا دینا کو بھی لا رہے ہوں گے۔

”اس کے بعد کیا ہو گا؟

”میں انہیں آٹھ بڑوں کے سامنے پیش کروں گا۔

”مم۔۔۔ میرا کیا ہو گا؟

”تم ان کے خلاف گمراہی کی حیثیت سے پیش کی جاؤ گی اور ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد تم ہی اس جبر سے کمالک بنا دی جاؤ۔ میں تمہاری سفارش کروں گا۔

”نہیں۔ میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔ یقیناً تم کسی شیعہ کے سربراہ ہی ہو گے۔ مجھے اپنی ماضی میں کام دے دینا۔“

”چلو۔ یہی کہی۔

وہ اس کے ساتھ اس جگہ پہنچی جہاں سے اس نے تلوار لگاڑی کو تباہ کیا تھا۔ کچھ دیر بعد میرے کے لوگ رہنا دینا کو بھی اسی چٹان پر پہنچا گئے جہاں انگلش بندھا چلا تھا۔

”شایاں۔ عمران نے ٹیپ دیا۔ رڈ کے ٹائیک میں کہا اور اس کی آواز دُور دُور تک گونجی۔ اس کے بعد جیسے ایک تیل کا چڑ بھی چاہیئے۔

وہ لوگ چٹان سے اتر کر غیر ہستی کی طرف چلے گئے۔ رہنا دینا کے ہاتھ اس کی پشت پر بندھے ہوئے تھے۔

عمران اور گھوڑیاں ان کے قریب جا پہنچے۔ یہاں وہ انہیں جڑی فروت سے دیکھ رہی تھی۔ انگلش ابتر اور بھانجا گھبراہٹ بھری سانس لے رہا تھا۔ وہ نہ رہنا دینا کوئی۔ نہ کرا۔۔۔ اتم پورا نہ کرتا۔ میں دیکھوں گی جس کے سامنے میں پیش کیا جائے گا۔

”خاموش۔ انگلش انہیں گھولنے بغیر اپنی ہڈی آواز میں بولا۔ مجھ سے فطری مرزد جوئی تھی۔ میں معافی مانگ لوں گا۔ معاف کر دیا جاؤں گا۔ مجھے یقین ہے۔

”اچھا۔ اب نہیں بدلوں گی۔

پہلے کا پٹر پہنچنے میں دیر نہیں لگی تھی۔ اس پر وہی بتوں بیٹھ کر آئے تھے جنہوں نے تم ہڈی کی جڑ پر عمران کے ہاتھوں مار دکھائی تھی۔ وہ بہت بڑی جاہت سے معاف کے خواستگار نہ تھے۔

”ارے کوئی بات نہیں۔ عمران نے ہنس کر کہا۔ تم میری توانا م کے سختی ہو۔ تمہاری ہی وجہ سے میں انگلش کو دکھانے کا راز بڑوں کے آگے دے کر کٹا ہوا ہے۔“

انگلش وہ رہنا دینا کو بلی کا پٹر میں چھپا گیا۔ یہ دونوں بھی بیٹھے اور بلی کا پٹر دو بارہ شور مچا، پھر انہوں میں جبر ہو گیا۔ عمران پانٹ کو ہدایت دیتا ہوا اس دیران جبر سے ملک لایا۔ انہوں سے وہ دونوں انگلش کے جبر سے میں پہنچا گئے تھے۔ بلی کا پٹر نے لپٹ لیا اور وہیں اتر گئے۔

عمران نے پانٹ سے کہا۔ اب تم واپس جاؤ۔ سب سے کہہ دینا کہ آٹھ بڑوں کے حکم کے بغیر کوئی جبر سے سے قدم نہ اٹھائے۔

مزدوری احکامات کی شام تک پہنچیں گے۔

پانٹ اسے سلام کر کے بلی کا پٹر کو اڑانے لگا۔ پھر گھوڑیاں کو بلی لایا۔ وہاں وہی حرا میں چھپے دن اس جبر سے ملانی تھی۔ یہاں معلوم ہوا تھا جیسے وہ دیر سے جبر سے کے گرد چکر لگاتی رہی ہو۔ لایا جی ساحل سے آگے اور دونوں جبر کی ترک دوڑتے ہوئے ان تک پہنچے۔ کچھ دیر بعد لایا جی کا سفر شروع ہوا۔ وہ جبر بڑوں کے ساحلوں سے ٹکی لگی چلتی رہی۔ ان اطمینان میں مرزد چڑھ سکون تھا۔ تین گھنٹے بعد لایا جی نے انہیں ایک جہاز کے قریب پہنچایا تھا۔

”ارے۔ تو وہی ہے۔ گھوڑیاں بے اختیار بولی۔

”وہی ناہیب پرکشی جیتا۔ انہیں نہیں۔ عمران ہنس کر دیکر مسکرایا۔ لایا جی سے وہ اس جہاز پر پہنچے۔ رہنا دینا۔ انگلش کو ایک کہیں میں بند کر دیا گیا۔ اب ان کے ہاتھ ہر کھول دیے گئے تھے۔

عمران نے گھوڑیاں سے کہا۔ فی الحال ہم دونوں کو آرام کرنا چاہیے، لیکن میں کل انگلش کو تمہاری اصل شکل منظر دکھانے کے بعد صرف موت وہ خوش ہو کر بولی۔ اور میں ان دونوں کے منہ پر ٹھوکروں گی۔

”نہیں۔ وہ اسی کوئی حرکت نہ کرو گی۔ عمران نے سخت چلے میں کہا اور وہ ہم کو خاموش ہو رہی۔

دوسرے دن عمران نے گھوڑیاں کا ایک ایک اپنا راز اور اسے ساتھ لے کر انگلش والے کہیں میں پہنچا دیا۔ اسے دیکھتے ہی انگلش ہلکا کر کھڑا ہو گیا۔

”بیٹہ جاؤ۔ عمران ہاتھ اٹھا کر فرمایا۔ نہ صرف اسے بلکہ ان تینوں کو بھی میں نے یہاں جہیں کے بعد دیکھتے ایک دوسرے کے ہاتھوں قتل ہوا تھا۔

”تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ آٹھ بڑوں سے مجھے معافی نہیں ملے گی۔“

”لیکن آٹھ بڑوں کی بات کس سے ہو؟ انگلش؟

”کیا مطلب؟“

”تم اور رہنا دینا میرے قیدی ہو اور گھوڑیاں اور وہ معاف کر رہے تھے۔ یہاں سے خلاص ہو۔

”یعنی۔۔۔ یعنی۔۔۔

”تم عمران کے قیدی ہو۔“

”اور۔۔۔ اور۔۔۔ بہت اچھے۔ انگلش نے پوزت قبقر لگا اور گھوڑیاں میرے عمران کی طرف دیکھنے لگی۔

”تم اپنے حواس میں رہنا۔ عمران نے اس سے کہا۔

”سب جائیں گے۔ مجھے کسی ک پر دانا نہیں۔ گھوڑیاں نے انگلش کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ مجھے تو اس شہر کی گرفتاری پر خوش ہے۔

”اگر میں عمران کی قیدی ہوں تو مجھے اس پر خوشی ہی ہو گی کہ وہ انسانی کے اس گنہگار نے بن سے ٹک۔ آگئی ہوں جبرنگ سے ملک رہنے پر میرا مقدر بن گیا تھا۔

”میرا وہ عمران جی اس مکان تمہاری بہترین چاہے گا عمران۔

”عمران کہاں ہے؟ انگلش بولا۔ مجھے اس سے ملاؤ۔ میں تم کو ملنا چاہتا ہوں۔

”اچھا تو عمران نے کہتے ہوئے اپنے چہرے سے پلاٹک لٹکایا۔

”رہنا دینا اور انگلش جیت بنے بیٹھے رہے۔ یہاں معلوم ہوا

تھا جیسے ان کی روحیں جسم سے جدا کر گئی ہوں۔

”نہ۔۔۔ نا ممکن۔۔۔ انگلش کچھ دیر بعد بڑبڑایا۔

”میرا شہیدہ تمہارے لاکھ حاربے سے کہتا تھا کہ تم نے دیکھا۔ جہیں میں کمریت ہو گی۔ میں نے اسے اسی وقت تباہ کر دیا تھا جب وہ مانوس پر آنا چاہتا تھا۔“

انگلش دونوں ہاتھوں سے سر تھاٹھٹھا عمران کو قاتل قاتل نظروں سے دیکھتا جا رہا تھا۔ اچانک اس نے عمران پر چالاک لگا دی۔ عمران اس کی فطرت سے بخوبی واقف تھا۔ اس لیے قاتل نہیں تھا۔ اس نے اسے ہاتھوں پر دھکا اور دونوں میں زور آنا ہی نہ لگی۔ رہنا دینا نے دخل اندازی کی کہ کوشش کی کہ قاتل کو گھوڑیاں چھوٹ چکی۔ ”نہیں۔ نہ لگتا۔“ کہتے ہوئے اس نے اس کے بال ٹھیکریں میں جکڑے اور فرش پر دے پٹھا۔

دوسری رات عمران انگلش کو گھر گھر چھو بیٹھا تھا۔ ذرا ہی سی دیر میں اس نے اس کے جبر سے بے اختیار کر دیے۔

پھر انگلش اور رہنا دینا فرس پہ سے شہر چلے نظر آئے۔

وہ دونوں انہیں چھوڑ کر ہٹ گئے تھے اور عمران کو رہا تھا۔

”انگلش اتم بے لگی جی بلیک میل کر کے کوالا مال کنا چاہتے تھے لیکن تم جس بنائے کہیں کن حالات میں لوگوں کو بلیک میل کرتا تھا۔

”تمیں میرے ملک کی عدالت میں پیش ہو کر اپنے ان جرائم کے مسئلے میں جواب دی کر رہے ہو، جو تم نے میرے ملک میں کیے تھے اور رہنا دینا کو بھی نہیں اپنا پاس وہ لوگ آنا تھا۔ تو یاد ہی ہو گا جسے تم نے زہری گیس کے ذریعے قتل کیا تھا۔“

دونوں کچھ نہ بولے۔

”میں نہیں پتا مال میں لگی نہ چھوڑتا۔ عمران کہتا رہا۔“ اب دیکھو اپنے جارہا ہوں تم دونوں جہاں سے کے چھوڑے کے منتظر رہو۔“

اس کے بعد دونوں باہر نکلے تھے اور کہیں باہر سے مقفل کر دیا گیا تھا۔ گھوڑیاں کے قدم لڑکھارہے تھے عمران اسے سہارا دے کر اپنے کہیں میں لایا۔ وہ اس کے سینے سے ستر لگانے کسی سختی کی بجائی کی طرح ٹھوٹ ٹھوٹ کر دیتی رہی۔

”ارے۔۔۔۔۔۔ دیکھو رگم کر دیا۔ میرے اعصاب جواب دے جاتے ہیں۔ اگر کوئی صورت میرے سامنے نہ رہے۔ میں خود کو بالکل امداد کی جیل محسوس کرنے لگتا ہوں اور مجھ سے بڑی بڑی حماقتیں مرزد ہو جاتی ہیں۔ یقین کرنا نہیں کوئی گونہ نہیں پہنچے گا۔

یہ میرا وعدہ ہے۔ اس کیس کے فیصلے کے بعد جہاں کہو گی تمہیں
بھیجا دیا جائے گا۔

”م۔۔۔ میں جانتی ہوں تم وہی کرو گے جو کہہ رہے ہو۔“
”تو پھر چپ ہو جاؤ۔ ورنہ۔۔۔ میرا نروس بریک ڈاؤن
وہ سسکیاں لیتی ہوئی اس کے پاس سے بٹ گئی۔ بڑی دیر
بعد اس کی حالت سنبھل سکی تھی۔“

دوپہر کو کھانے کی میز پر اس نے عمران سے کہا تم بہت
دلیر اور شریف ہو۔ اتنے دن تمہارے ساتھ رہی لیکن تم نے شرافت
کی حدود سے تجاوز نہیں کیا۔“

”میں شرافت کی حدود سے تجاوز کرنے کے قابل ہی نہیں ہوں۔“
”دلیر، شریف اور سحر سے ہو۔“ وہ جل کر بولے۔
”صرف مسخرہ۔۔۔ دوسری خصوصیات میرے والد صاحب

میں بدریضہ ائم پائی جاتی ہیں۔“
”کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ میں تمہارے ہی ملک میں رہ سکوں۔
مجھے تمہارے ملک کی عورتیں بہت اچھی لگتی ہیں۔ میں ان میں
گھل جلاؤں گی۔“

”ہرگز نہیں۔ گالیوں اور کوسنوں کے علاوہ ان سے
کچھ زیادہ سکوگی۔ مجھے تو جاپانی عورتیں بہت اچھی لگتی ہیں۔“
”تم غلط کہہ رہے ہو۔ اپنے فرائض کی ادائیگی کے علاوہ
نہیں اور کچھ اچھا نہیں لگتا۔“

”اگر تم میرے والد صاحب کے ذہن میں یہ بات اتار
سکو تو میں تم کو ملکہ و کٹوریہ بنا دوں گا۔“
”کیا وہ تمہیں پسند نہیں کرتے؟“
عمران نے مایوسانہ انداز میں سر کو خمیش دی۔

”وہ کیا کرتے ہیں؟“
”گوشت کی دکان کرتے ہیں۔ تم کھانا کھاؤ۔ تمہیں میرے
والد صاحب سے کیا سروکار؟ وہ میرا بچی منہ ہے۔“

”تمہاری کوئی بات مجھ میں نہیں آتی۔“ گلو ریا طولی سانس
لے کر بولی۔
”خود میری کچھ میں نہیں آتی۔“ عمران نے کہا اور ملک سے
لگاس میں پانی اُنڈیلنے لگا۔

گلو ریا خاموشی سے اُسے دیکھتی رہی۔
عمران نے پانی پی کر نیپکن سے ہونٹ خشک کیے اور
بولی۔ ”ایش ٹرسے ہاؤز کو قریب سے نہ دیکھ سکا۔ اس کا فسوس

بے انتہا کے باعث آجائے کچھ بعد میں نے وہاں خبرنا مناسب

میں سمجھا تھا۔“

”اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تم عمران ہو تو میں تم سے کہتی
کر لے رہے جیسے کو تباہ کر دو یا کم از کم ان کا رشتہوں ہی کو دوبارہ
کام کرنے کے قابل نہ رہنے دو جہاں نشیات اور نفس رسائل کی تیاری
ہوتا ہے۔“

”یہ قرض بھی کسی دن اُتار دوں گا۔ یقین کرو وہاں مشرق
وسطی کا زبردبار زیادہ دنوں تک نہیں پہنچ سکے گا۔ میں
اسے برداشت نہیں کر سکتا۔ فی الحال مجھے انگنم کو اپنے ملک
تک پہنچانا ہے۔ میرا پہلا قرض۔۔۔“

”ایک بات سمجھ میں نہیں آئی۔ آخر انگنم لاسکی حریف حاصل
کیے بغیر کیوں وہاں سے جھاگ کھڑا ہوا تھا؟“

”میرا خیال ہے کہ اُسے آخری آدمی کے پڑے جانے کی
اطلاع مل گئی تھی۔ اس کے بعد ہی اس نے ہمارا سارا مال چھوڑا ہوگا۔“
وہ کچھ دیر خاموش رہے۔ دفعۃً گلو ریا چونک کر بولی: ”کیا
وہاں مجھے جیل میں رہنا پڑے گا؟“

”میں کہہ چکا ہوں کہ تمہیں وعدہ سعادت گواہ بناؤں گا اور تم
میری مہمان رہو گی۔“
وہ ہنس پڑی۔

عمران نے اُسے حیرت سے دیکھا۔
”ہمان بنا کر بھی دشمن کی نظر سے دیکھتے رہو گے؟“
”اُسے ہم وا آنکھوں سے دیکھتی ہوئی بڑے پیار سے بولی۔“
”ارے۔۔۔ باپ رے۔“ عمران اردو میں بڑبڑایا
اور اس طرح پیٹ پر ہاتھ پھیرنے لگا جیسے معمول سے زیادہ کھایا ہو۔
جہاں آؤ تو پتی خیمہ لہروں کا سینہ میرا منزل کی جانب دواں دواں تھا

